ماہنامہ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

اکتوبر 2021ء

تحریکِ جدید کا مقصد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہم نے یہی کوشش کرنی ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لائیں۔ یہی تحریکِ جدید کا مقصد ہے۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 27 نومبر 2020ء، صفحہ 5)

کینیڈا کے وزیراعظم کی تعریف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آج کل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ ہم اپنے لیے اور جماعت کے لیے تو دعائیں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے عمومی طور پر بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آج کل مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم دنیا کے بعض ممالک کے لیڈر بڑے بغض اور کینہ کے جذبات رکھتے ہیں۔ ...

یہاں کینیڈا کے وزیراعظم کا بہرحال میں تعریف کے رنگ میں ذکر کر دوں۔ انہوں نے فرانس کے صدر کے بیان پر بڑا اچھا بیان دیا ہے کہ یہ سب کچھ غلط ہے اور یہ نہیں ہونا چاہئے اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا اور مذہبی لیڈروں کا خیال رکھنا چاہئے۔ کاش کہ باقی دنیا کے لیڈر بھی وزیراعظم کینیڈا کی سوچ اور بیان کو ذرا غور سے دیکھنے والے ہوں اور دنیا کے امن اور سکون کو قائم کرنے کے لیے اس پر عمل کریں۔ بہرحال یہ کینیڈا کے وزیراعظم صاحب اس لحاظ سے قابل تعریف ہیں اور ہمیں ان کے لیے دعا بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مزید ان کا سینہ کھولے۔ (آمین!)

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔ 27 نومبر 2020ء، صفحہ 10)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

تحریکِ جدید

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اکتوبر 2021ء جلد نمبر 50 شمارہ 10

فہرست مضامین

★ قرآن مجید	2
★ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لائیں۔ یہی تحریکِ جدید کا مقصد ہے	13
★ دعوۃ الی اللہ میں حکمت کے تقاضے از شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا	18
★ تحریکِ جدید ایک الٰہی تحریک از مکرم سلطان نصیر احمد صاحب	19
★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی زندگی از مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب	22
★ مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن از مکرم محمد زکریا خاں صاحب	27
★ نماز کی حقیقت از شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا	29
★ مکرم ضیاء الدین ظفر صاحب کا مختصر ذکرِ خیر از مکرم عبدالکریم قدسی صاحب	30
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	32

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادی اور عثمان شاہد

معاون مدیر

شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابد

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ اور منیب احمد

مینیجر

مبشر احمد خالد

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰهُمۡ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ۝

(سورۃ البقرہ 273:2)

۲۷۳۔ انہیں راہ پر لانا تیرے ذمہ نہیں ہے۔ ہاں اللہ جسے چاہتا ہے راہ پر لے آتا ہے اور جو اچھا مال بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرو اور حقیقت یہ ہے کہ تم ایسا خرچ صرف اللہ کی توجہ چاہنے کے لئے کیا کرتے ہو سو اس کا نفع بھی تمہاری اپنی جانوں ہی کو ہوگا اور جو اچھا مال بھی تم خرچ کرو وہ تمہیں پورا پورا واپس کر دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

737۔ عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنۡ يَّوۡمٍ يُّصۡبِحُ الۡعِبَادُ فِيۡهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنۡزِلَانِ فَيَقُوۡلُ اَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اَعۡطِ مُنۡفِقًا خَلَفًا وَيَقُوۡلُ الۡاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اَعۡطِ مُمۡسِكًا تَلَفًا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ، باب قول اللّٰہ تعالیٰ فاما من اعطی واتقی وصدق ...1442 بحوالہ ''حدیقۃ الصالحین'' حدیث 737، صفحہ 697)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے، اُس کا مال ومتاع برباد کر۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

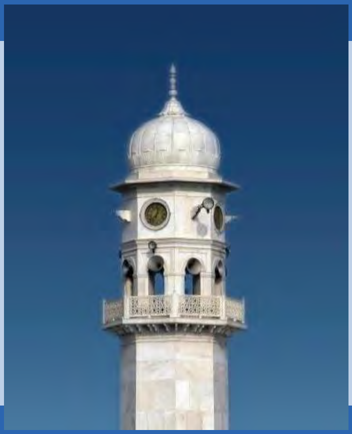

پھر وہ وقت آئے گا
کہ سونے کا پہاڑ خرچ کرنا بھی ہیچ ہوگا

"جوکوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشا کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد سوم، صفحہ 497)

میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو!

"اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے کچھ تم پر فرض نہیں کرسکتا تا کہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔"

(روحانی خزائن۔ فتح اسلام۔ جلد 3، صفحہ 34)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اگست 2021ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 6 اگست 2021ء

جلسہ سالانہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کی ذمہ داریوں کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 اگست 2021ء بمقام حدیقۃ المہدی ،آلٹن، ہیمپشائر، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ ایک بجے ایم ٹی اے کی سکرین پر رونما ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر چار منٹ پر جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔

خطبہ جمعہ سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ سب کرسیوں پر بیٹھے ہیں ضروری نہیں کہ کرسیوں پر بیٹھا جائے۔ جائے نماز پر بھی بیٹھ سکتے ہیں۔ جو معذور ہیں وہ کرسی پر بیٹھ سکتے ہیں۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے تو ساتھ ہی جلسہ گاہ میں موجود کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد تعمیلِ ارشاد میں کرسیوں کی بجائے زمین پر بیٹھ گئے۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج ان شاء اللہ جلسہ سالانہ برطانیہ شروع ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے میں کہنا چاہوں گا کہ جلسہ کے بابرکت انعقاد کے لیے بہت دعائیں کریں۔ شاملین نیکی اور تقویٰ میں زیادہ آگے بڑھیں۔ وبا کی وجہ سے شاملین کی تعداد بہت محدود ہے۔ لیکن میں نے سنا ہے کہ گھروں میں اور جماعتی انتظام کے تحت جلسہ سنایا جائے گا۔ بہر حال جو بھی جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ اس سوچ کے ساتھ شامل ہوں کہ گویا وہ جلسہ گاہ میں ہیں۔ اور اس وقت کو دعاؤں میں گزاریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امسال جلسہ کی انتظامیہ کے لیے بھی اور شاملین کے لیے حالات بھی مختلف ہیں۔ بعض سہولتیں میسر نہیں ہوں گی۔ اس لیے شاملین ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے صرفِ نظر سے کام لیں۔ حضور انور نے اس حوالہ سے بھی دعاؤں کی طرف خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض کو شکایت تھی کہ شامل ہونے کے لیے جو انتخاب ہوا ہے وہ صحیح نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو بھی صورت ہے اگر انتظامیہ کی غلطی بھی ہے تو یہاں بھی صرفِ نظر کریں اور انتظامیہ کو معاف کر دیں۔

حضور انور نے جلسہ اور مہمان نوازی کے حوالہ سے فرمایا کہ جلسہ سے ایک روز قبل میں عام طور پر مہمانوں اور ڈیوٹی دینے والوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ امسال یہ نہیں ہو سکا اس لیے آج کچھ کہوں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہمان نوازی میں کوئی شکوہ نہیں ہونا چاہیے اور انتظامیہ کو کوشش کرنی چاہیے کہ کوئی شکوہ نہ پیدا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر طبقے کے کارکنان اپنی ڈیوٹیوں اور اپنے کام میں بہت ماہر ہو چکے ہیں اور بڑا کام سنبھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نئے شامل ہونے والوں کو سکھا بھی سکتے ہیں۔ اس لیے اس لحاظ سے فکر نہیں کہ کام نہیں آتا۔ لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مومن کو یاد دہانی کرواتے رہنا چاہیے کہ 'یہ اس کے لیے فائدہ مند ہے' اور پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ جلسے کا انتظام مختصر ہے اس لیے بعض امور میں لاپروائی کی وجہ سے کمی رہ سکتی ہے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے بعض شعبوں کو خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ مہمان کم ہیں یا زیادہ جلسے پر آنے والے مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں، ان کی ہمیں مہمان نوازی کرنی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مہمان نوازی ایک ایسا خلق ہے جو انبیاء علیہم السلام کا ایک خاص وصف ہے۔ پس دینی جماعت ہونے کے لحاظ سے ہمارا فرض ہے کہ ہمارے اندر یہ وصف نمایاں ہوں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی جب مہمان زیادہ آنے شروع ہوئے تو آپؐ صحابہ کرامؓ میں مہمان بانٹ دیتے اور صحابہؓ بھی خوشی سے مہمان ساتھ لے جاتے۔ اور صبح جب مہمانوں سے خدمت کا حال پوچھتے تو ہر ایک کا یہی جواب ہوتا تھا کہ ہم نے ایسے میزبان نہیں دیکھے جو مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوں۔ پس یہ اسوہ ہمارے سامنے ہے اور اس زمانے میں جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے آپؑ نے بھی ہمیں اس حوالہ سے تلقین فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس کے حوالہ سے فرمایا کہ اگر مہمان سخت الفاظ بھی استعمال کریں تب بھی ناراض نہ ہوں۔ اگر مہمان احمدی بھی ہو تب بھی سختی کا جواب سختی سے نہ دیں۔ اپنے ہوں یا غیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان نوازی کے غیر معمولی نمونے ملتے ہیں اور کیوں نہ ہوں۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی وہ اعلیٰ اخلاق قائم فرمانے تھے جس سے اسلام کی خوبصورت تصویر ہمارے سامنے آئے اور ہم دنیا کے سامنے اس کو پیش کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ بیان فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے ہاتھ سے ایک Tray میں آپؓ کے لیے کھانا لائے جس سے حضرت مفتی صاحبؓ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے رہنما اور پیشوا ہو کر ہماری اتنی خدمت کرتے ہیں تو ہم احمدیوں کو آپس میں کس قدر محبت سے پیش آنا چاہئے۔

ایک مرتبہ بستروں کی کمی ہوگئی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گھر کے سارے بستر مہمانوں کو دے دیئے لیکن کسی کو اس کا احساس نہیں ہونے دیا۔ بعض دفعہ بعض لوگ قربانی کر دیتے ہیں لیکن جتا بھی دیتے ہیں۔

ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ فرمایا مہمان کا دل مثلِ آئینہ ہوتا ہے اور ذرہ سے ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ لیکن بعد ازاں کھانے میں پرہیز نیز مہمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ چنانچہ ایک مرتبہ لنگر خانے کے انچارج کو حضور علیہ السلام نے نصیحت فرمائی کہ سب کو واجب الاحترام جان کر ان کی خدمت کرو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب کو مہمان سمجھ کر برابر خدمت کرنی چاہئے۔ ہر ایک سے عزت و احترام سے پیش آنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید فرمایا کہ تم پر میرا حُسنِ ظن ہے، اس لیے مہمانوں کی خوب خدمت کرو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی وہ حُسنِ ظن ہے جو آج بھی قائم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے علم ہے کہ بعض شعبہ جات کے کارکنان کو بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہر حال میں مہمان سے خوش خلقی سے پیش آنا ہے اور اپنے پر فرض کر لینا ہے کہ اپنے اعلیٰ اخلاق دکھانے ہیں۔ شاملین کی تعداد کم ہے، لیکن پھر بھی بعض کارکن جب مہمانوں کو کسی طرف توجہ دلائیں تو ہو سکتا ہے مہمان برا بھی منائیں۔ لیکن اگر کوئی بات نہیں بھی سنتا تو پھر بھی پیار سے مہمان کو سمجھائیں۔ اکثر مہمانوں کو بھی معلوم ہے کہ ان پابندیوں پر کاربند رہنا ہے۔ اگر کارکن کا رویہ بھی درست نہیں تو زیادہ مشکل بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وہ مہمان کا احترام کرتا ہے۔ یہ مومنانہ خصوصیت ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے۔

حضور انور نے بارشوں کی وجہ سے گاڑیوں کے کیچڑ میں پھنسنے کے حوالہ سے فرمایا کہ یہاں بھی کارکنان بڑے پیار اور آرام سے سمجھائیں۔ مہمان کے تعاون سے ہی کام میں آسانی اور روانی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لیے دونوں طرف سے تعاون ہونا چاہئے۔ مہمانوں کو بھی قواعد کی پابندی کرنی چاہئے۔ تبھی کام روانی سے ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کو بھی مہمان یاد رکھیں کہ اسلام نے جہاں میزبان کو توجہ دلائی ہے وہاں مہمانوں کو بھی ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میزبان کی مجبوریوں کا بھی خیال رکھیں۔ میزبان کو کہا کہ مہمان سے حسن سلوک کرو۔ مہمان سے کہا کہ اگر میزبان نہ آنے دے تو نہیں آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امسال عمر کی بھی پابندی ہے اور صحت سے متعلقہ شرائط بھی ہیں۔ اس لحاظ سے جماعتوں کو بھی کہا گیا ہے کہ منتخب افراد کو جلسہ میں شامل ہونے دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ نئے اس ملک میں آئے ہیں جو شرائط پوری نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ نظام نہیں توڑنا۔ مومن کے لیے اصولی ہدایت دے دی۔ اور حکم دے دیا کہ گھر والے کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہونا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: ''اور اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ تمہارے لیے یہ بات زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔''

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا ایک مقصد اپنے آپ کو پاک کرنا ہے۔ پس بعض لوگ جنہوں نے مجھے بھی لکھا ہے انہیں نظام کی پابندی کرنی چاہئے۔ اور برا بھی نہیں ماننا چاہئے اور شکوہ بھی نہیں کرنا چاہئے۔ ایسے حالات کے لیے دعا کریں اور ایسے حالات میں زیادہ تڑپ کر دعا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم پر عمل کرنے کے حوالہ سے صحابہؓ کا بھی عجیب طریق ہے۔ ایک صحابیؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ایک صحابی دوسرے صحابی کے پاس جاتے اور کہتے کہ میں اس قرآنی حکم کے لیے بار بار جاتا ہوں کہ میزبان گھر میں داخل ہونے سے انکار کرے اور میں اس قرآنی حکم کی تعمیل کروں کہ گھر میں داخل نہیں ہونا۔ اور دوسرے صحابی بھی قرآن کریم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے انہیں داخل ہونے دیتے۔ دونوں اللہ

تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے قرآن کریم پر عمل کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اپنے نمونے سے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ اس لیے بغیر کسی شکوے کے جو شامل نہیں ہو سکتے انہیں شامل ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جن کو دعوت نامہ اور اجازت ملی ہے وہ ضرور جلسے میں شامل ہوں ورنہ ان لوگوں کی حق تلفی ہوگی جن کو اجازت نہیں ملی۔ موسم کی خرابی کو عذر نہ بنائیں۔

ربوہ اور قادیان کے جلسوں کے حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہاں کھلے آسمان تلے بارش میں بھی جلسے ہوتے تھے۔ اسلام آباد، یوکے میں بھی ابتدائی جلسوں میں جلسہ گاہ کے اندر پانی آجاتا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مثال دی کہ اسلام آباد کے ابتدائی جلسوں میں سجدہ کرتے وقت ماتھے اور گھٹنوں پر کیچڑ آجاتا لیکن ایک جذبہ کے ساتھ لوگ جلسے میں شامل ہوتے۔ اس لیے دوبارہ حضور انور نے فرمایا کہ جن لوگوں کو اجازت نامے ملے ہیں وہ ضرور آئیں۔

انتظامی باتوں کو بیان کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کھانے کے شامیانوں میں فاصلے کا خیال رکھیں۔ کھانا کھاتے ہوئے اور کھانا لیتے ہوئے فاصلے کا خیال رکھیں۔ کھانا لیتے ہوئے ماسک پہنیں۔

ڈیوٹی والے اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ماسک پہنیں۔ اگر ڈیوٹی والے اس کا خیال نہ رکھیں تو مہمان بھی اس پر عمل نہیں کریں گے۔ اس لیے ہر جگہ ماسک پہنے رکھیں۔

اگر انتظامیہ کے زیر انتظام نعرہ لگے تو ماسک پہن کر اس کا جواب دیں۔

ناک اور منہ دونوں ڈھانپنے ضروری ہیں۔

چیک کرنے والوں کو تسلی کروائیں۔ اور کسی قسم کا اظہار نہ کریں کہ یہ بات بری لگی ہے۔

سیکیورٹی کے لحاظ سے Relax نہ ہو جائیں۔ سب کو مکمل طور پر محتاط ہونا چاہئے۔

کھانے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رات کا کھانا ڈبوں میں دیئے جانے کا پروگرام ہے۔ اگر اس پر کچھ وقت لگ جائے تو پریشان نہ ہوں۔

جو لوگ ایک لمبے عرصے بعد مل رہے ہوں ان کو دیر بعد ملنا جلسے کے پروگرام سننے یا دعائیں کرنے سے محروم نہ کردے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کردہ ایک نقطہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے ایام میں ذکرِ الٰہی کرنے کا ایک فائدہ یہ بتایا کہ اللہ کے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کا ذکر کرتا ہے اور اس سے زیادہ خوش قسمت کون ہو سکتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام احمدی جو اپنے ممالک میں یا گھروں میں جلسہ سن رہے ہیں وہ بھی ذکرِ الٰہی کریں۔ جلسے کے ماحول سے بھرپور استفادہ کریں۔ جلسے کی کارروائی پورے اخلاص اور توجہ سے سننی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اندر اخلاص پیدا کرنے والا ہو۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موسم کی بہتری کے لیے بھی دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اگست 2021ء

جلسہ سالانہ یوکے 2021ء کے بابرکت اور کامیاب انعقاد کے حوالہ سے تاثرات اور اس دوران نازل ہونے والے الٰہی افضال کا ایمان افروز تذکرہ

افریقہ میں پچاس ملین افراد سے زائد کی زبان ہاؤسا میں پہلی دفعہ ترجمہ ہوا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 گست 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ گزشتہ جمعہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ایک سال کے وقفہ کے بعد، یا کہنا چاہئے کہ دو سال کے بعد شروع ہو کر تین دن تک اپنے روحانی ماحول کے نظارے دکھاتا گزشتہ اتوار اختتام کو پہنچا۔ کورونا وبا کی وجہ سے اس سال بھی حالات سازگار نہ تھے اور انتظامیہ یہی سمجھ رہی تھی کہ اس برس بھی جلسہ نہیں ہوگا۔ جب انہیں کہا گیا کہ ان شاء اللہ امسال جلسہ منعقد ہوگا تو گو انتظامیہ نے تیاری شروع کر دی لیکن پوری دل جمعی سے تیاری نہیں کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ایک موقع پر مجھے سختی سے کہنا پڑا کہ اگر آپ لوگ اس سوچ میں رہ کر کہ جلسہ ہوتا بھی ہے کہ نہیں، بے دلی سے کام کرتے رہے تو پھر میں نئی انتظامیہ مقرر کر دیتا ہوں۔ میری اس بات نے انہیں جھٹکا دیا اور تیزی سے کام شروع ہو گیا۔ کارکنان جو اصل افرادی قوت ہیں وہ تو لگتا تھا پہلے سے بے چین تھے، چنانچہ ہر طرف سے رضا کار میسر آنا شروع ہو گئے۔ جلسہ چونکہ چھوٹے پیمانے پر ہونا تھا اس لیے خواہش مند رضا کاروں میں سے کارکنان چنے گئے۔ جنہیں خدمت کا

موقع نہیں ملا انہیں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کو بوجوہ موقع نہیں مل سکا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی آپ کی نیت پوری ہوگئی اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس اجر سے محروم نہیں کرے گا۔

جیسا کہ میرا طریق ہے کہ جلسہ کے بعد کے جمعہ میں کارکنان اور رضا کاروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لوگ بھی دنیا بھر سے مجھے خطوط لکھ کر رضا کاروں کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ بارش اور کیچڑ کے باعث پارکنگ میں جو مسائل پیدا ہوئے تھے، ایم ٹی اے کے ذریعے دنیا بھر کے لوگوں نے دیکھا کہ کارکنان اور رضا کار گاڑیوں کو کیچڑ سے نکالنے کے لیے خود کیچڑ میں لت پت ہوگئے، اس جذبے پر اپنوں اور غیروں سب نے بڑی حیرت کا اظہار کیا۔

اسی طرح شعبہ صفائی، کھانا کھلانا، کھانا پکانا، روٹی پکانا اور سب سے اہم جلسے کے بڑے بڑے شامیانے لگانا، ٹریک بچھانا، ان کاموں کے لیے رضا کار مستقل کئی ہفتے آتے رہے، اور اب وائنڈ اپ (wind up) کے لیے بھی کئی دن دے رہے ہیں۔ ایم ٹی اے نے بھی بڑی محنت سے پروگرام بنائے اور نہ صرف دنیا کو جلسہ دکھایا بلکہ ہمیں جلسہ گاہ میں، مختلف ممالک میں اجتماعی طور پر جلسہ دیکھنے والوں کے نظارے دکھا کر گویا ایک عجیب بین الاقوامی گھر کا نقشہ کھینچ دیا۔ پس میں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان نامساعد حالات میں بے نفس ہوکر کام کیا۔

میرا خیال تھا کہ کارکنان کا شکریہ ادا کر کے میں اپنے معمول کے خطبہ کا مضمون بیان کروں گا لیکن دنیا بھر سے جلسہ سننے والوں کے تاثرات اور جذبات کا اتنا غیر معمولی اظہار ہے کہ میں نے سوچا کہ آج کے خطبہ میں ہمیشہ کی طرح ان تاثرات اور فضلوں کا ذکر کر دوں۔

امسال پہلی مرتبہ لائیو سٹریمنگ کے ذریعے مختلف جماعتیں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر جلسے میں شامل ہوئیں۔ یوکے میں پانچ مقامات پر یہ انتظام تھا، جب کہ یوکے کے علاوہ بائیس ممالک میں سینتیس مقامات پر اس ذریعہ سے لوگ جلسے میں شامل ہوئے۔ ان ممالک میں امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ماریشس، کبابیر، بھارت، بورکینا فاسو، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ، فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سویڈن، بیلجیئم، فن لینڈ، ہالینڈ وغیرہ شامل ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق عورتوں کے اجلاس کو بھی تیس پینتیس ہزار کے قریب عورتوں نے دیکھا اور سنا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مختلف احباب و خواتین کے تاثرات پیش فرمائے۔

☆ ایک غیر از جماعت جاپانی دوست مشیما اوسامو صاحب جو حضورِ انور کے دورہ جاپان کے موقع پر میزبانی کا شرف بھی پا چکے ہیں اور اسی طرح 2017ء میں پیس کانفرنس میں بھی شرکت کر چکے ہیں، انہوں نے کہا کہ آج میں نے 6 اگست کا خطبہ سنا تو مجھے جاپان کے لیے جماعتِ احمدیہ کی خدمات یاد آ گئیں۔ جماعت کے دوسرے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 10 اگست 1945ء کو ہیروشیما کی ایٹمی تباہی کے متعلق آواز بلند کی تھی۔ یہ آواز ہیروشیما کے حق میں بلند ہونے والی ابتدائی آوازوں میں سے تھی۔ اس کے بعد موجودہ خلیفہ کا دورہ ہیروشیما ہوا اور اس موقع پر امن وسلامتی کا پیغام بھی میرے لیے بہت خاص معنی رکھتا ہے۔ آج جلسہ کا ماحول اور دنیا بھر سے لوگوں کا اجتماع دیکھ کر میرے دل میں یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ دنیا بھر کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے اور امن وسلامتی کے لیے جماعت احمدیہ کا کردار کتنا اہم ہے۔

☆ زیمبیا سے ایک عیسائی ٹیچر نے جلسے کی کارروائی سن کر کہا کہ آج مجھے پتا لگا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔

☆ نائیجیریا کے ایک غیر از جماعت دوست نے شدید بارش میں رضا کاروں کو کام میں مگن دیکھ کر کہا کہ یقیناً یہ جماعت سچوں کی جماعت ہے۔

☆ مسا کا زیمبیا سے ایک غیر از جماعت استاد نے کہا کہ آج میں نے آپ کے خلیفہ سے ایک بات سیکھی ہے کہ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو عورت کے حقوق پر زور دیتا ہے۔

☆ نائیجر میں ایک غیر احمدی مہمان مریم صاحبہ نے کہا کہ آج مجھے عورتوں کے حقوق و فرائض دونوں کا حقیقی ادراک ہوا ہے۔

☆ کیمرون کے شہر مروا کے قریب ایک گاؤں کے چیف الحاجی عثمان صاحب نے کہا کہ آج جلسے کی کارروائی دیکھ کر یقین آ گیا کہ یہ جماعت واقعی امام مہدی کی جماعت ہے۔

☆ ملائیشیا سے ایک نومبائع کہتے ہیں کہ میں جلسہ سالانہ یوکے دیکھ کر خدا تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفادار اور فرماں بردار رہوں گا۔

☆ گنی بساؤ میں نو مبائعین اور غیر از جماعت احباب جلسے کی کارروائی دیکھنے اٹھارہ اور تیس کلومیٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر یا پیدل طے کر کے پہنچے اور اس موقع پر 127 افراد نے احمدیت قبول کی۔

☆ کانگو کے ایک عیسائی دوست نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ یہاں تین دنوں میں ہم نے جو کچھ سیکھا ہے عیسائیت میں رہ کر پوری زندگی میں بھی نہیں سیکھ سکتے۔

☆ گنی بساؤ کے ایک غیر از جماعت دوست نے حضورِ انور کے خطابات سن کر کہا کہ اسلام کو اس وقت ایک لیڈر کی ضرورت ہے اور وہ جماعت احمدیہ کے پاس خلیفہ کی صورت میں موجود ہے۔ ان صاحب نے جلسے کے

اختتام پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

☆ یمن سے اکرم علی صاحب نے کہا کہ اگر خلیفۃ وقت کا لجنہ والا خطاب سارا معاشرہ سنے اور اس پر عمل کرے تو معاشرہ سو فیصد سلجھ جائے۔

غرض حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائیجر، زیمبیا ، گیبون، نائیجیریا، گنی کناکری، کیمرون، مالی، تنزانیہ، ملائیشیا، برازیل، گنی بساؤ، گیانا، ماریشس، آسٹریا، آئیوری کوسٹ، کانگو سینیگال، یمن، اردن، شام، جرمنی، انڈونیشیا، قرغیزستان، آسٹریلیا، گوئٹے مالا اور البانیا وغیرہ ممالک سے اپنے اپنے مقامات پر ایم ٹی اے یا دیگر ذرائع ابلاغ سے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہونے اور استفادہ کرنے والے احمدی احباب وخواتین اور غیر از جماعت افراد کے مختلف تاثرات پیش فرمائے۔

دنیا بھر کے مختلف خطوں اور علاقوں میں آباد مختلف رنگ ونسل اور زبانیں بولنے والے ان سب ہی احباب و خواتین نے جلسے کے منظّم اہتمام، روحانی فضا اور حضورِ انور کے پُر معارف و پُراثر خطابات سے یکساں فیض اٹھانے کا ذکر کیا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر وزیراعظم یوکے اور وزیراعظم کینیڈا سمیت مختلف وزرا اور سیاسی راہنماؤں کے خیر سگالی کے پیغامات موصول ہوئے۔ اسی طرح برطانیہ کے علاوہ نو ممالک سے 109 پیغامات موصول ہوئے۔ ان ممالک میں امریکہ، سیرالیون، گیمبیا، سینیگال، کینیا، سپین، ہالینڈ اور جرمنی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ جلسہ سالانہ کی نشریات بعض دیگر مقامی ٹی وی چینلز پر بھی نشر کی گئیں۔ افریقہ میں پچاس ملین افراد سے زائد کی زبان ہاؤسا میں پہلی دفعہ ترجمہ ہوا۔

☆ افریقہ میں 16 ٹی وی چینلز نے جلسہ سالانہ کے متعلق خبریں نشر کیں۔

☆ بی بی سی ساؤتھ نے جلسے سے متعلق ڈاکومنٹری چلائی اور بی بی سی ورلڈ نے رپورٹ نشر کی۔

☆ چالیس ویب سائٹس نے جلسے کی خبریں نشر کیں۔ جلسے کے حوالے سے 16 ریڈیو پروگرام نشر ہوئے۔

☆ بیس اخبارات میں جلسے کے بارہ میں مضامین وغیرہ شائع ہوئے۔ بارہ ٹی وی چینلز نے جلسے کی خبریں نشر کیں۔

ان تمام ذرائع کے علاوہ سوشل میڈیا کے ذریعے بھی اندازاً ترسیٹھ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ بنگلہ دیش کے دس آن لائن رپورٹرز اور اخباروں میں جلسے کی خبریں بمع تصاویر شائع ہوئیں۔ یوٹیوب پر پندرہ ملین سے زائد لوگوں نے وزٹ کیا۔ انسٹاگرام پر پینتیس ہزار لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا اور 1.97 ملین لوگوں تک اس کی رسائی ہوئی۔ ٹوئٹر پر ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا۔ فیس بک کے ذریعے ساڑھے پانچ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ ایم ٹی اے کی اپنی ویب سائٹ کو ایک لاکھ مرتبہ دیکھا گیا۔ ایم ٹی اے آن ڈیمانڈ کے ذریعے بھی دو لاکھ سے زائد احباب نے جلسے کو دیکھا۔

خطبہ کے اختتام پر حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس جلسے کے دور رس نتائج بھی پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ ہو اور اللہ تعالیٰ نام نہاد علماء کے شر سے جماعت اور تمام سعید روحوں کو محفوظ رکھے۔ آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 20 اگست 2021

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 اگست 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جو جنگیں لڑی گئیں ان کا ذکر چل رہا تھا۔ ان میں ایک جنگ، جنگِ جندی سابور ہے۔ سابور، خوزستان کا ایک شہر تھا۔ جب حضرت ابوسبرہ بن رھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساسانی بستیوں کی فتح سے فارغ ہوئے تو آپؓ لشکر کے ساتھ آگے بڑھے۔ صبح شام دشمن کے ساتھ معرکے ہو رہے تھے لیکن دشمن اپنی جگہ ڈٹا ہوا تھا۔ ایک روز کسی عام مسلمان کی طرف سے امان دیئے جانے کی بات ہوئی جسے دشمن نے فوراً قبول کر لیا اور شہر کے دروازے کھول دیئے۔ جب مسلمانوں نے دشمن سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں امان دی ہے اور ہم نے اسے قبول کیا ہے۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم نے تو ایسا نہیں کیا، تاہم بعد میں تحقیق سے علم ہوا کہ ایک غلام کی جانب سے یہ بات کی گئی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا تو آپؓ نے فرمایا یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک مسلمان زبان دے بیٹھے تو میں اس کو جھوٹا کر دوں۔ اب وہ حبشی جو معاہدہ کر چکا ہے وہ تمہیں ماننا پڑے گا۔ ہاں! آئندہ کے لیے اعلان کر دو کہ سوائے کمانڈر ان چیف کے اور کوئی کسی قوم سے معاہدہ نہیں کر سکتا۔

فتحِ ایران کی وجوہات کے ذکر میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ قلبی خواہش تھی کہ عراق اور اھواز کے معرکوں پر ہی اس خون ریز جنگ کا خاتمہ

ہو جائے مگر ایرانی حکومت کی مسلسل جنگی کارروائیوں نے آپؓ کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ سترہ ہجری میں محاذِ جنگ سے سردارانِ لشکر کا ایک وفد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؓ نے مفتوحہ علاقوں میں بار بار بغاوت کی وجہ دریافت کی اور اس شبہ کا اظہار فرمایا کہ مسلمان مفتوحہ علاقوں کے باشندوں کے لیے ضرور تکلیف کا باعث بنتے ہوں گے۔ تمام سرداروں نے اس امر کی تردید کی اور احنف بن قیس نے کہا کہ امیر المومنین! آپؓ نے تو ہمیں مزید پیش قدمی سے روک دیا ہے مگر ایران کا بادشاہ جب تک زندہ موجود ہے وہ ہم سے مقابلہ جاری رکھیں گے۔ آپؓ کے حکم کے مطابق ہم نے کسی علاقے کو خود نہیں لیا بلکہ دشمن کے حملہ آور ہونے کے باعث فتح کیا ہے۔ دشمن کا یہ رویہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک آپؓ ہمیں اس امر کی اجازت نہ دیں کہ ہم فوج کشی کر کے فارس کے بادشاہ کو نکال دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رائے کو صائب قرار دیا مگر پھر بھی اس کا عملی فیصلہ آپؓ نے 21 ہجری میں نہاوند کے معرکے کے بعد کیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہاں وہ مسلمان جو بلاوجہ جنگ کرنے کا جواز پیش کرتے ہیں اور وہ لوگ جو اسلام پر اعتراض کرتے ہیں دونوں کے لیے جواب آ گیا کہ مسلمانوں نے کبھی زمینیں حاصل کرنے کے لیے یا ملک فتح کرنے کے لیے جنگیں نہیں کیں۔

ایرانی فتوحات میں قادسیہ، جلولا اور نہاوند۔ اِن تین معرکوں کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے۔ نہاوند کی جنگ ایرانیوں کی طرف سے حملے کی آخری کوشش تھی۔ نہاوند صوبہ ہمدان کے دارالحکومت ہمدان سے تقریباً ستر کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ شاہِ ایران یزدجرد نے بڑی سرگرمی سے مسلمانوں کے مقابلے کے لیے اپنے خطوط کے ذریعے خراسان سے سندھ تک ایک حرکت پیدا کر دی۔ ہر طرف سے ایرانی فوج اُمڈ کر نہاوند میں جمع ہونے لگی۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس لشکر کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی آپؓ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سبک دوش کر کے یہ اہم عہدہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا۔ مدینے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشاورت کے لیے جلیل القدر صحابہؓ کو جمع کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجاز کی افواج کے ساتھ خود روانہ ہونے نیز شام، یمن اور کوفہ سے فوجیں نہاوند منگوانے کا مشورہ دیا۔ دیگر صحابہؓ نے تو اس مشورے کو پسند فرمایا تاہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اگر آپؓ خود روانہ ہوئے تو مسلمان آپؓ کی معیت کے لیے اُمڈ پڑیں گے اور یوں ایک بڑا خطرہ یہاں پیدا ہو جائے گا۔ پس آپؓ مسلم صوبہ جات کو یہ پیغام بھجیں کہ وہ فوج کا ایک ایک حصہ ایران روانہ کریں اور بقیہ فوج اپنے اپنے علاقے کی حفاظت کے لیے وہیں موجود رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مشورے کو پسند کرتے ہوئے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر کا کمانڈر مقرر فرمایا۔ آپؓ نے حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ خط لکھ کر فرمایا کہ نہاوند میں ایرانیوں کا ایک زبردست لشکر جمع ہوا ہے۔ تم اپنے ساتھی مسلمانوں کو لے کر اس لشکر کے مقابلے کے لیے روانہ ہو جاؤ۔

اس حکم کی تعمیل میں حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دشمن کے مقابلے کے لیے روانہ ہوئے، آپؓ کی معیت میں بعض ممتاز، بہادر مسلمان بھی اس معرکے میں شامل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی کہ اگر حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو جائیں تو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر ہوں۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاسوسوں کے ذریعے یہ معلوم کر لیا کہ نہاوند تک راستہ صاف ہے۔ مورخین نے ایرانی لشکر کی تعداد ساٹھ ہزار اور ایک لاکھ لکھی ہے۔ تاہم صحیح بخاری میں تعداد چالیس ہزار بیان کی گئی ہے۔ دشمن کے مطالبے پر گفتگو کے لیے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے گئے۔ ایرانیوں نے بڑی شان و شوکت سے مجلس منعقد کی اور ایرانی سپہ سالار نے پرانی روِش کے مطابق اہلِ عرب کی زندگی کے ہر پہلو کا تحقیر آمیز نقشہ کھینچا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً فرمایا کہ اب وہ زمانہ گیا، رسول اللہ ﷺ کی بعثت نے عرب کا نقشہ بدل دیا ہے۔ بہرحال یہ سفارت ناکام ہوئی۔

جنگ کی ابتدا میں جھڑپیں شروع ہوئیں تو میدانِ جنگ کی صورتِ حال مسلمانوں کے لیے نہایت ضرر رساں تھی۔ دشمن خندقوں، قلعوں اور مکانوں کی وجہ سے محفوظ تھا۔ مسلمان کھلے میدان میں تھے۔ دشمن جب مناسب دیکھتا باہر نکل کر اچانک حملہ کر دیتا۔ ان تشویشناک حالات میں اسلامی لشکر کے امیر حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورے کے لیے مجلس منعقد کی۔ مختلف مشوروں کے بعد حضرت طلیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یہ رائے سامنے آئی کہ دشمن کی طرف ایک چھوٹا سا رسالہ روانہ کیا جائے جو تیراندازی کے ذریعے جنگ کو بھڑکائے۔ جب دشمن مقابلے کے لیے نکلے تو رسالہ یوں ظاہر کرے گویا وہ پسپا ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ فتح کی طمع میں دشمن مزید پیش قدمی کرے گا اور جب وہ باہر کھلے میدان میں آئے گا تو ہم اچھی طرح اس سے نمٹ لیں گے۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے حضرت قعقاع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب کیا۔ انہوں نے حضرت طلیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

تجویز پر عمل کیا تو بعینہٖ ویسا ہی ظہور میں آیا جو حضرت طلیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خیال تھا۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشقِ رسول تھے اور حضور ﷺ کا یہ طریق تھا کہ اگر صبح جنگ شروع نہ ہوتی تو پھر زوال کے بعد لڑائی کا اقدام فرماتے۔ جب دشمن کی فوج آگے بڑھتی ہوئی اسلامی لشکر کے قریب پہنچ گئی تو کئی مسلمان سپاہی مقابلے کے لیے بیقرار ہو کر حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اجازت طلب کرنے پہنچے۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت نہ دی، کئی اہم سرداروں نے بھی آپؓ کو مقابلے کی اجازت دینے کا مشورہ دیا لیکن آپؓ صبر کی تلقین کرتے رہے۔ دوپہر ڈھلنے کے بعد حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سارے لشکر کا چکر لگایا پھر نہایت دردناک الفاظ میں تقریر کی اور اپنی شہادت کے لیے دعا کی جسے سن کر لوگ رونے لگے۔ حکمتِ عملی کے مطابق موقع آنے پر مسلمان دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے لیکن حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ کا نتیجہ نکلنے تک آپؓ کی شہادت کو مخفی رکھا۔

ایک اور روایت میں معقل سے مروی ہے کہ فتح کے بعد میں حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا ان میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ میں نے ان کے دریافت کرنے پر بتایا کہ اللہ کی طرف سے فتح عطا ہو گئی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بیقراری سے جنگ کے نتیجے کے منتظر تھے، قاصد نے فتح کی خبر سنائی تو آپؓ نے حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خیریت پوچھی اور وفات کا سن کر آپؓ کو دلی صدمہ ہوا۔ نہاوند کی فتح اپنے نتائج کے لحاظ سے نہایت اہم فتح تھی۔

نہاوند کے بعد 21 ہجری میں اصفہان فتح ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے اس مہم کی کمان حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عبداللہ بن بدیل ورقا خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد تھی۔ نہاوند کے بعد مسلمانوں نے ہمذان فتح کیا لیکن ہمذان والوں نے معاہدہ توڑتے ہوئے بغاوت کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نعیم بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 12 ہزار کے لشکر کے ساتھ بغاوت کو کچلنے کی ہدایت فرمائی۔ ایک سخت معرکے کے بعد مسلمانوں نے شہر فتح کر لیا۔

خطبے کے آخری حصہ میں حضورِ انور نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1۔ مکرم محمد دیانتونو صاحب مبلغِ سلسلہ انڈونیشیا جو 15 جولائی 2021ء کو 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

2۔ مکرم صاحبزادہ فرحان لطیف صاحب آف شکاگو امریکہ۔ آپ 45 برس کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحوم کو شکاگو جماعت میں بطور آڈیٹر بڑی خوش اسلوبی سے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔

3۔ مکرم ملک مبشر احمد صاحب لاہور سابق امیر جماعت داد خیل میانوالی۔ آپ 21 نومبر 2020ء کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 27 اگست 2021

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جنگ رے، فتح قومیس اور جرجان، فتح آذربائیجان، فتح خراسان، اصطخر کی فتح وغیرہ کا تذکرہ

ٹرکش انٹرنیٹ ریڈیو کے افتتاح کا اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 اگست 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعات کا ذکر چل رہا ہے۔ آپؓ کے زمانے میں ایک جنگ ہوئی جسے 'جنگ رے' کہتے ہیں۔ رے نیشاپور سے 480 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ رے کے رہنے والے 'رازی' کہتے ہیں اور مشہور مفسر حضرت امام فخر الدین رازیؒ، رے کے رہنے والے تھے۔ رے کا حاکم سیاوخش بن مہران بن بہرام تھا۔ اس نے دنباوند، طبرستان، قومس اور جرجان والوں کو اپنی مدد کے لیے تیار کیا۔ مسلمان ابھی رے کے راستے میں تھے کہ ایرانی سردار ابوالفرخان زینبی مصالحانہ طور پر مسلمانوں سے آملا۔ زینبی نے نعیم بن مقرن کو کہا کہ آپ میرے ساتھ کچھ شہسوار بھیجیں، میں خفیہ راستے سے شہر کے اندر جاتا ہوں۔ زینبی کی مدد سے مسلمان شہر میں خفیہ طور پر داخل ہو گئے اور یوں اس شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ شہر والوں کو تحریراً امان دے دی گئی۔

پھر 22 ہجری میں فتح قومیس اور جرجان ہوئیں۔

قومیس نیشاپور اور رے کے درمیان واقع ہے۔ یہاں کے لوگوں نے مزاحمت نہ کی اور امان اور صلح کی تحریر لکھ دی گئی۔ اسی طرح جرجان، طبرستان اور خراسان کے درمیان ایک بڑا شہر تھا۔ یہاں کے لوگوں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ جزیہ کی ادائیگی پر صلح کر لی۔

22ہجری میں ہی فتح آذر بائیجان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے آذر بائیجان کی مہم کا جھنڈا عتبہ بن فرقد اور بکیر بن عبداللہ کو دیا گیا تھا۔ آپؓ کی ہدایت پر ہی یہ دونوں مختلف اطراف سے حملہ آور ہوئے۔ بکیر کو رستم کا بھائی اسفند یاذ بن فرخزاذ ملا، لڑائی ہوئی اور جب اسفند یاذ شکست کھا کر گرفتار ہوا تو اس نے بکیر کے ساتھ صلح کر لی اور بکیر کا نمائندہ بن کر مخالفین کے خلاف مسلمانوں کی معاونت کرتا رہا، چنانچہ آہستہ آہستہ تمام علاقہ بکیر کے زیر اقتدار آ گیا۔ دوسری جانب عتبہ بن فرقد نے بھی فتح حاصل کی۔ فتوحات کے اس سلسلے کے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عامل یعنی عتبہ بن فرقد کی جانب سے آذر بائیجان کے باشندوں کو صلح کی تحریر لکھ دی گئی۔

آذر بائیجان کی فتح کے بعد بکیر بن عبداللہ آرمینیا کی جانب بڑھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بکیر کی معاونت کے لیے سراقہ بن مالک کی سرکردگی میں ایک مزید لشکر بھی روانہ فرمایا۔ آپؓ نے سراقہ بن مالک کو تمام لشکر کا سپہ سالار بھی مقرر فرمایا۔ مسلمانوں کی پیش قدمی اور عزائم کو دیکھتے ہوئے شہر براز کے ایرانی حاکم نے سراقہ بن مالک سے جزیہ کی بجائے فوجی امداد کی شرط پر صلح کر لی۔ چنانچہ آرمینیا بغیر جنگ کے فتح ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس صلح پر بڑی مسرت اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد سراقہ بن مالک نے آرمینیا کے اردگرد واقع پہاڑوں کی طرف افواج بھیجیں جنہیں نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئیں۔

پھر 22ہجری میں فتح خراسان ہوئی۔ جنگِ جلولا کے بعد ایرانی بادشاہ یزدجرد رے بعد ازاں کرمان، خراسان اور مرو میں مقیم رہا۔ یہاں اس نے اردگرد کے اہلِ عجم اور اہل فارس و ہرمزان سے راہ و رسم بڑھا کر مسلمانوں کے خلاف ورغلایا اور بالآخر مسلمانوں کے مفتوحہ علاقوں میں بغاوت کروادی۔ ان حالات کی سنگینی کے باعث حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ وہ ایران کے علاقوں میں پیش قدمی کریں۔ آپؓ کے حکم پر اہلِ بصرہ اور اہلِ کوفہ نے زبردست حملے کر کے شاہ ایران یزدجرد کو بار بار ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہونے پر مجبور کر دیا۔ اس صورتِ حال میں یزدجرد مرو روذ، بلخ وغیرہ مقامات سے ہوتا ہوا دریا پار کر کے بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ان نئے حالات میں نیشا پور سے لے کر طخارستان تک کے باشندوں نے مسلمانوں کے ساتھ صلح کر لی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فتح خراسان کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ میں تو چاہتا تھا کہ اِن ایرانیوں کے خلاف کوئی لشکر کشی نہ کرنی پڑے اور ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا سمندر حائل ہو۔ لہٰذا آپؓ نے احنف بن قیس کو دریا عبور کر کے پیش قدمی سے منع فرما دیا۔ یزدجرد مختلف شہروں میں پھرتا رہا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں قتل ہوا۔

احنف بن قیس کی جانب سے موصول ہونے والے مالِ غنیمت کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں سے پُر درد خطاب فرمایا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کے نتائج سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہ خطرہ نہیں کہ دشمن، مسلم امہ کو تباہ کرے گا بلکہ مجھے تم مسلمانوں ہی سے امت کی تباہی کا خوف ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج ہم یہی بات سچ ثابت ہوتی دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان ہی مسلمان کی گردن مار رہا ہے اور ایک ملک دوسرے ملک پر جہاد کا نام لے کر چڑھائی کر رہا ہے۔

اصطخر جو فارس کا مرکزی شہر اور ساسانی بادشاہوں کا مقدس مقام تھا اس علاقے کی جانب حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش قدمی کی۔ یہاں بھرپور جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا کی۔ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مالِ غنیمت جمع کیا اور اس کا خمس نکال کر امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھجوا دیا۔ ایک روایت کے مطابق اصطخر کو پہلی مرتبہ حضرت علا بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 17ہجری میں فتح کیا تھا۔

حضرت ساریہ بن زنیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 23ہجری میں فسا اور دارابجرد کی طرف روانہ فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے اچانک اونچی آواز میں کہا یا ساری الجبل یعنی اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہٹ جا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چونکہ یہ فقرات یعنی ساری الجبل بے تعلق تھے چنانچہ لوگوں نے ان فقرات کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے اسلامی لشکر کے ایک جرنیل ساریہ کو دیکھا کہ دشمن ان کے عقب سے حملہ آور ہو رہا ہے اور قریب تھا کہ اسلامی لشکر تباہ ہو جائے۔ اس لیے میں نے انہیں آواز دی کہ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہو جا۔ اس واقعے کو ابھی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ ساریہ کی طرف سے اسی مضمون کی اطلاع آ گئی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اس وقت ان کے قابو سے نکل گئی تھی اور اس قادرِ مطلق ہستی کے قبضے میں تھی جس کے لیے فاصلے اور دوری کوئی شئے نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ الزام کہ صحابہ کرامؓ سے الہام ثابت نہیں بے جا اور غلط ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ساریہ کے لشکر کی خطرناک حالت سے مطلع ہو جانا الہام نہیں تو اور کیا تھا!!

23ہجری میں حضرت سہیل بن عدی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے ہاتھوں کرمان فتح ہوا۔اسی طرح 23 ہجری میں سجستان جو خراسان سے بڑا علاقہ تھا فتح ہوا۔مشہور ایرانی پہلوان رستم اسی علاقے کا رہنے والا تھا۔فتح مکران بھی 23 ہجری کی ہے۔یہاں مسلمانوں نے سندھ کے بادشاہ کے خلاف متحد ہو کر جنگ کی اور اسے شکست دی۔

حضورِانور نے فرمایا کہ فتوحاتِ فاروقی کی آخری حد یہی مکران ہے۔مؤرخ بلاذری کے مطابق عہدِ فاروقی میں دیبل کے نشیبی علاقوں اور تھانہ تک مسلم افواج پہنچ چکی تھیں۔اگر یہ صحیح ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اسلام کا قدم سندھ و ہند میں بھی آچکا تھا۔

ٹرکش انٹرنیٹ ریڈیو کا افتتاح

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے ایک ٹرکش انٹرنیٹ ریڈیو کا افتتاح کرنے کا اعلان فرمایا۔اس ریڈیو سے دنیا بھر میں 20 سے زائد ممالک استفادہ کریں گے۔اس ریڈیو کی تیاری کی توفیق شعبہ تبلیغ جرمنی کو ملی ہے۔

حضورانور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ شعبہ تبلیغ جرمنی کی اس کاوش کو قبول کرتے ہوئے اس نئے انٹرنیٹ ریڈیو کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

نماز جنازہ ہائے غائب

خطبے کے آخر میں حضورانور نے مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے محترم سید طالع احمد صاحب مرحوم ومغفور کے متعلق فرمایا کہ ہمارے پیارے عزیز طالع کا جنازہ ابھی نہیں پہنچا، جب آئے گا تو اس کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور ان شاءاللہ ذکر بھی ہوگا۔

بعد ازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چار مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا۔

1۔ مکرم محمد المختار کبکا صاحب آف مراکش جو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔

2۔ مکرم محمود احمد صاحب سابق خادم مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک قادیان جو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔

3۔ محترمہ سودہ صاحبہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب آف کیرالہ انڈیا جو 22 جولائی 2021ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئی تھیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔مرحومہ شمس الدین صاحب مالہ باری مبلغ انچارج کبابیر کی والدہ تھیں۔

4۔ محترمہ سیدہ مجید صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب آف فیصل آباد جو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔

حضور انور نے تمام مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔6، 16، 24، 30 اگست 2021ء)

عاجزی کی تعلیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا کہ تم تمام انسان خواہ کسی قوم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو۔سب برابر ہو۔اور کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر اور عرب کو غیر عرب پر اور غیر عرب کو عرب پر کوئی برتری نہیں ہے۔

(الجامع لشعب الایمان، جلد 7، صفحہ 132 حدیث 4774 مکتبۃ الرشد ناشرون، 2003ء)

بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے!

مکرم سید محمود احمد صاحب

یہ تیری کرامت ہے پیارے جو دشت کو سبزہ زار کیا
اس بستی کو آباد کیا، ہر صحرا کو گل زار کیا

قادر کی پہلی قدرت نے ہر وحشی کو انسان کیا
قادر کی دوسری قدرت نے ہر پت جھڑ کو گلبار کیا

ہر ایک نظر نے دیکھا ہے تم کتنے پیارے محسن ہو
ہر باغ سے پھول چنے تم نے ہر دل کو لالہ زار کیا

تری پیار بھری اس قربت نے اور پاک مطہر صحبت نے
ان لوگوں کو اس دنیا کی آلائش سے بیزار کیا

بن تیرے نہ کوئی چاہت ہے نہ اور کسی کی طاعت ہے
بس ہاتھ پہ رکھ کے ہاتھ ترے یہ ہم نے ہے اقرار کیا

ہر حکم پہ تیرے سب کے سب ہی جان لٹانے والے ہیں
ان تیرے چاہنے والوں نے اس بستی کو گلنار کیا

ہم مجبوروں نے اے جاناں! ظلمت میں دیپ جلائے ہیں
ان دیپ جلانے والوں نے تجھے یاد ہے لاکھوں بار کیا

ہم لوگ محبت کرتے ہیں ترے پیار کی مالا جپتے ہیں
ترے پیار کی خوشبو سے ہم نے سب جگ کو عنبر بار کیا

یہ کیا ہونے والا ہے؟

خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ بھی یہی ہے کہ اگر دنیا اپنی بد عملی سے باز نہیں آئے گی اور برے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی۔ … آخر انسان نہایت تنگ ہو جائیں گے کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔اور بہتیرے مصیبتوں کے بیچ میں آکر دیوانوں کی طرح ہو جائیں گے۔ (پیغام صلح۔روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 444)

ہم نے یہی کوشش کرنی ہے کہ
دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لائیں
یہی تحریکِ جدید کا مقصد ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 06 نومبر 2020ء سے چند اقتباسات

قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں بشرطیکہ ان قربانیوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو

موجودہ حالات میں عالمِ اسلام اور مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 06 نومبر 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ کے بعد درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّہَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿﴾ (سورۃ البقرۃ 2:275)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو متعدد جگہ مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس آیت میں بھی ہم نے دیکھا مومنوں کی اس خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کی راہ میں رات دن خرچ کرتے رہتے ہیں اور یہ خرچ ان کا چھپ کر بھی ہوتا ہے اور دکھا کر بھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ دونوں طریق قبولیت کا درجہ پاتے ہیں یعنی مخفی خرچ بھی اور ظاہر خرچ بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا کہ ان مومنوں کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوتی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ (سورۃ البقرۃ 2:273) یعنی اللہ کی رضا کے حصول کے لیے وہ خرچ کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کے حصول کے علاوہ کبھی خرچ ہی نہیں کرتے یعنی ان کا مقصد ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا ہے۔ پس ایک حقیقی مومن کی یہی نشانی ہے کہ وہ نیکیاں بجا لائے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے پاکیزہ مال سے خرچ کرے۔ دن اور رات نیکیاں بجا لانے کی فکر ہو۔ کبھی ظاہر کر کے نیکی کرے، کبھی چھپ کر نیکی کرے۔ کبھی ظاہر طور پر مالی قربانی کرے، کبھی چھپ کر مالی قربانی کرے۔ یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہیں بشرطیکہ ان قربانیوں کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو۔ اگر صرف دکھاوے کی قربانیاں ہیں تو پھر ایسی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ نہیں پاتیں۔ یہ قربانیاں ان دکھاوے کی قربانیاں کرنے والوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ پس یہ ہے وہ روح جس کو سامنے رکھ کر ایک مومن کو قربانی کرنی چاہئے اور یہ ہے وہ روح جس کو سامنے رکھتے ہوئے افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ اگر یہ روح نہیں تو ہماری قربانیاں بے فائدہ ہیں اور رائیگاں جانے والی ہیں اگر یہ قربانیاں اس غرض کے لیے ہو رہی ہیں کہ فلاں شخص نے اتنی قربانی کی ہے اور میں نے اس سے زیادہ قربانی کرنی ہے تو بے فائدہ ہے یا فلاں جماعت یا حلقہ کہیں قربانی میں ہم سے زیادہ بڑھ نہ جائے اور پھر لوگ ہمیں کیا کہیں گے۔ مسابقت کی روح بے شک اچھی چیز ہے لیکن یہ فکر کہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے یہ نہیں ہونی چاہئے۔ یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہم ان سے زیادہ قربانی کرنے والے ٹھہریں پھر تو یہ مسابقت کی روح ہے۔ یا اس لیے چندہ دے رہے ہیں کہ لوگوں کو فخر سے بتائیں کہ میں نے اتنا چندہ دیا ہے یا کبھی کسی اختلاف پر انتظامیہ کو جتلا ہی دیا کہ میں اتنی مالی قربانی کرنے والا ہوں میرا حق بنتا ہے کہ میری فلاں بات مانی جائے یا فلاں سہولت مجھے مہیا کی جائے یا کسی کو یہ خیال آ جائے کہ میں اتنی مالی قربانی کر کے خلیفۂ وقت یا عہدیداروں کی نظر میں آ جاؤں گا اور میری تعریف ہوگی تو یہ سب باتیں غلط ہیں، بے فائدہ ہیں، فضول ہیں اور قربانی کی روح کے خلاف ہیں بلکہ الٹا نقصان کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں، میرے راستے میں خرچ کرنا ہے تو پھر صرف اور صرف ایک مقصد ہونا چاہیے کہ میری رضا حاصل کرنی ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت بھی دیتا ہے لیکن عزت اسے عاجزی اور انکساری میں اور بڑھانے والی ہونی چاہئے بلکہ اس بات پر اسے شرمندگی ہوتی ہے کہ لوگ میری تعریف کریں۔ خلیفۂ وقت کی نظر میں آنے کی اگر خواہش ہوتی ہے تو صرف اس لیے کہ میرے لیے وہ دعا کریں اور ایک پختہ تعلق پیدا ہو۔ جس

شخص کی بیعت کی ہو قدرتی بات ہے انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی دعاؤں سے بھی حصہ لے۔ اگر خلافت حقہ پر یقین ہے تو ایسی خواہش میں کوئی حرج بھی نہیں ہے لیکن نیت دکھاوا نہ ہو بلکہ نیت یہی ہو کہ میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کروں اور اس قربانی کی وجہ سے خلیفۂ وقت میرے لیے دعا کریں کہ میں خدا تعالیٰ کے اور قریب ہو جاؤں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنوں اور مومنوں کی ایک دوسرے کے لیے دعائیں ہی ہیں جو ایک دوسرے کی روحانی ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ پس یہ سوچ بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری توجہ حاصل کرنے کے لیے، میری رضا حاصل کرنے کے لیے، میری رضا کے حصول کے لیے جب خالص ہو کر خرچ کرو گے تو پھر میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارے خوف بھی دور کروں گا، تمہارے غم بھی دور کروں گا، تمہارے لیے سکونِ قلب کا سامان کروں گا، تمہیں تسلی دوں گا، تمہیں اپنی گود میں لے لوں گا۔ یہ سوچ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس گروہ کی ہے جس نے اس زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مانا ہے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر مالی قربانی کرنی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پھر اس مالی قربانی کو بغیر پھل لگائے نہیں چھوڑتا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ تو اس لیے کیا کہ اس کی رضا حاصل ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے بسا اوقات ساتھ کے ساتھ ہی نواز دیا کبھی مال کی شکل میں کبھی کسی اور انعام کی شکل میں اور اس کی مثالیں آئے دن ہم جماعت میں دیکھتے ہیں۔ دس بیس یا سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں میں یہ مثالیں ہیں بلکہ میں کہوں گا لاکھوں میں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے گزرتے ہیں اور اپنے او پر لاگو ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ پھر ان کے ایمان مضبوط ترقی کرتے ہیں۔ یقیناً ان مالی قربانی کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے بیوی بچوں کے بھی ان پر حقوق ہیں اور یہ حقوق ادا کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے۔ اپنے بیوی بچوں کو حق سے محروم رکھنا، ان کی ضروریات کو پورا نہ کرنا بھی گناہ ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ قناعت پیدا کرتے ہوئے اور اپنے گھر والوں کو قناعت کی اہمیت بتاتے ہوئے اور احساس دلاتے ہوئے مالی قربانی کی طرف توجہ بھی کرنی چاہئے اور کروانی چاہئے اور پھر ایسے لوگوں کی اولادیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ایسے ایسے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنتی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس وقت میں بعض قربانی کرنے والوں پر قربانیوں کی وجہ سے جو فضل ہوئے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال خرچ کرنے کی طرف تحریک ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں کس طرح نوازا اس کے چند واقعات پیش کروں گا۔ اور یہ واقعات اس لیے بھی بعض دفعہ پیش کرنے فائدہ مند ہوتے ہیں کہ اس سے دوسروں کو بھی تحریک پیدا ہوتی ہے اور بعض لوگ لکھتے بھی ہیں کہ ان واقعات نے ہم پر اثر کیا اور ہمیں بھی مالی قربانی کی تحریک پیدا ہوئی اور پھر ہم نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے مشاہدہ کیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ قرآن کہتا ہے کہ تم ایسا مت کرو کہ اپنے سارے کام لوگوں سے چھپاؤ بلکہ تم حسبِ مصلحت بعض اپنے نیک اعمال پوشیدہ طور پر بجا لاؤ جب کہ تم دیکھو کہ پوشیدہ کرنا تمہارے نفس کے لیے بہتر ہے اور بعض اعمال دکھلا کر بھی کرو جب کہ تم دیکھو کہ دکھلانے میں عام لوگوں کی بھلائی ہے تا تمہیں دو بدلے ملیں اور تا کمزور لوگ تمہاری پیروی سے اس نیک کام کو کر لیں۔ فرمایا کہ نہ صرف قول سے لوگوں کو سمجھاؤ بلکہ فعل سے بھی تحریک کرو کیونکہ ہر ایک جگہ قول اثر نہیں کرتا بلکہ اکثر جگہ نمونے کا بہت اثر ہوتا ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 31-32)

حضور انور نے لاک ڈاؤن کے دوران مالی قربانیاں پیش کرنے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے بتایا کہ میں نے اس سال اپنا تحریک جدید کا وعدہ گذشتہ سال کی نسبت دوگنا کر کے ایک ہزار یورو کا لکھوایا تھا لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے آمدنی بالکل کم ہو گئی اور بظاہر ممکن نہیں لگ رہا تھا کہ وعدہ پورا ہو گا۔ میں نے کچھ قرض بھی لیا ہوا تھا اور اس کی بھی ادائیگی کرنی تھی اور ہزار یورو کا وعدہ پورا کرنا تھا جو بڑا مشکل لگ رہا تھا۔ دعا کے علاوہ کوئی رستہ نہیں تھا۔ دل میں یہی تھا کہ جو بھی تنخواہ ہو گی چاہے کھاؤں یا نہ کھاؤں کچھ بھی ہو جائے لیکن میں نے اپنا وعدہ ضرور پورا کرنا ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے ساتھ اسی ہفتے مجھے میرے مالک کی طرف سے لاک ڈاؤن کے دوران کام کرنے کی وجہ سے بعینہٖ میرے وعدے کے مطابق ایک ہزار یورو بونس کے طور پر مل گئے۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ کے حضور جو میں نے وعدہ کیا تھا تو یہ فقط اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملا ہے ورنہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میرا مالک مجھے اس مشکل وقت میں اتنا زیادہ بونس دے دے گا۔

لاک ڈاؤن کا ذکر آیا تو بتا دوں کہ آج سے پھر یہاں چار ہفتے کے لیے لاک ڈاؤن شروع ہوا ہے۔ اس لیے آج مسجد میں بھی کوئی نمازی خطبے میں اس وقت میرے سامنے نہیں ہے کیونکہ انہوں نے یہی کہا ہے کہ خطبہ تو آپ دے سکتے ہیں لیکن سوائے مؤذن کے اور کوئی نہ ہو۔

کینیڈا کے ایک مخلص دوست کی قربانی کا ذکر

حضور انور نے جماعت احمدیہ کینیڈا کے ایک مخلص دوست کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

کینیڈا سے ایک سیرین احمدی نے مجھے لکھا اور یہ بھی

ساتھ لکھا کہ اگر کہیں بیان کرنا ہی پڑ جائے تو میرا نام نہ ظاہر کریں۔ کہتے ہیں کہ اسلام آباد کے نئے مرکز کے بننے پر مبارک باد دیتے ہوئے میں نے وعدہ کیا تھا کہ تحریک جدید میں، میں اس خوشی میں پانچ ہزار کینیڈین ڈالر ادا کروں گا۔انہوں نے گزشتہ سال کا وعدہ کیا تھا۔ کہتے ہیں ان دنوں میری آمد چار ہزار ڈالر ماہانہ تھی اور اچھے حالات تھے۔ چند ماہ بعد ہی میں نے نئی گاڑی خرید لی اور جاب بھی تبدیل کر لی پھر آمد بڑھ گئی لیکن پھر بھی اچھے حالات ہونے کے باوجود اتنی کشائش نہیں تھی کہ بہت کھلی ہو اور میں پانچ ہزار وعدہ پورا کرسکوں کیونکہ میں سیریا اپنے گھر والوں کو بھی کچھ رقم بھیجتا تھا اور روزانہ دعا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرا چندے کی ادائیگی کا سامان کر دے۔ کہتے ہیں جنوری 2020ء میں ایک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ایک ماہ کام نہیں کرسکا۔ ماہوار اخراجات کے لیے پھر قرض بھی لینا پڑ گیا۔ پھر کورونا کی وجہ سے مالی حالات مزید خراب ہو گئے، لاک ڈاؤن ہو گئے حتی کہ فروری مارچ کے مہینوں میں میاں بیوی سستا ترین کھانا خرید کر کھاتے تھے اور اس پر مجبور تھے۔ بڑی کوشش تھی کہ سال ختم ہونے سے قبل یہ وعدہ بھی پورا کر سکیں۔ دعا کرتے تھے کہ کم از کم سال ختم ہونے سے پہلے نہیں بلکہ رمضان میں ہی پوری ادائیگی کر دیں لیکن ہمیں یہ خواب لگ رہا تھا۔ کہتے ہیں پھر میں نے ٹیکسی کا کام چھوڑ کر کھانے کی ڈیلیوری کا کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہتر ہونے لگے پھر ہم نے دوبارہ عزم کیا اور رمضان ختم ہونے سے قبل وعدہ پورا کرنے کا عہد کیا تا کہ خلیفۂ وقت سے دعائیں بھی لے سکیں۔ پھر کہتے ہیں اپنے کام کا وقت بڑھا کر روزانہ گیارہ سے بارہ گھنٹے کام کرنے لگا۔ اس کے بعد ایسی ایسی جگہوں سے انکم آنے لگی کہ ہمیں کوئی علم نہیں تھا اور میری ماہوار آمد نو ہزار ڈالر کے قریب ہو گئی۔ کہتے ہیں اس طرح اللہ کے فضل سے ہم نے آغاز رمضان سے دس دن قبل ہی وعدہ ادا کر دیا۔ یہ بھی لکھتے ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اگر میرا وعدہ اس سے تین گنا بھی زیادہ ہوتا تو سال ختم ہونے سے پہلے میں وعدہ ضرور پورا کر لیتا۔ یہ اپنے غریب رشتے داروں کی سیریا میں مدد بھی کرتے ہیں۔

بچوں کی مالی قربانی کا تذکرہ

حضور انور نے بچوں کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

ایک خادم نے چھٹیوں پر جانے کے لیے رقم بچا کے رکھی ہوئی تھی یہ تمام رقم تحریک جدید کے چندے میں ادا کر دی۔

اللہ تعالیٰ ان قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

86ویں سال کا اعلان

حضور انور نے گزشتہ سال نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا چھیاسیواں سال 31 اکتوبر 2020 کو ختم ہوا اور ستاسیواں سال شروع ہو گیا اور اللہ کے فضل سے اس سال جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کو تحریک جدید کے مالی نظام میں 14.5 ملین یعنی ایک کروڑ پینتالیس لاکھ پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گزشتہ سال کے مقابلے میں آٹھ لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اس سال دنیا بھر کی جماعتوں میں جرمنی اول رہا ہے۔ پاکستان کے اقتصادی، معاشی اور سیاسی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں لیکن پاکستان کی جماعتوں نے گو دنیا کی جماعتوں کے مقابلے میں تو نہیں لیکن عمومی طور پر اپنے ملک کے لحاظ سے اپنی مقامی کرنسی میں بہت زیادہ ترقی کی ہے اور قربانی پیش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام ملکوں میں بھی امن اور سکون پیدا کرے اور بہتری پیدا کرے جہاں معاشی اور سیاسی حالات خراب ہیں تا کہ ان لوگوں کو بھی بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے کی توفیق عطا ہو۔ بہر حال مجموعی طور پر جو صورتِ حال ہے وہ یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں سے پہلا نمبر جرمنی کا ہے۔ پھر برطانیہ کا ہے۔ پھر امریکہ کا ہے۔ پاکستان کا بھی بیچ میں آ جاتا ہے۔ امریکہ نمبر تین، پھر کینیڈا، پھر مشرق وسطیٰ کا ایک ملک ہے، پھر بھارت ہے، پھر آسٹریلیا ہے، پھر انڈونیشیا ہے، پھر گھانا ہے اور پھر ایک اور مشرق وسطیٰ کی جماعت ہے۔ گھانا بھی اب افریقہ کے مقابلے سے باہر نکل کے دنیا کے مقابلے پر مالی قربانی میں شامل ہو گیا ہے جو اب امریکہ اور یورپ اور دوسرے ممالک سے مقابلہ کرتا ہے۔

دفتر اول کے مرحومین کے کھاتوں کا ذکر

دفتر اول کے مرحومین کے کھاتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

دفتر اول کے کھاتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ ہزار نوسوستائیس افراد کے ہیں جن میں سے تینتیس حیات ہیں اور وہ اپنے چندے خود ادا کر رہے ہیں اور تین ہزار ایک سو انیس کھاتے ان کے ورثاء کے ذریعے سے جاری ہیں۔ باقی دو ہزار سات سو پچھتر کھاتے مخلصین جماعت کی طرف سے جاری ہیں۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی مالی قربانیوں کا تذکرہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

مجموعی وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات میں سے وان (Vaughan) ہے، پھر پیس ویلج (Peace Village) ہے، پھر کیلگری (Calgary) ہے، پھر وینکوور (Vancouver) ہے، ٹرانٹو ویسٹ

(Toronto West)ہے، مسس ساگا (Mississauga)ہے، برامپٹن (Brampton)ہے، برامپٹن ایسٹ (Brampton East) ہے، پھر سیسکاٹون (Saskatoon)ہے، پھر ٹرانٹو (Toronto) ہے۔

کینیڈا کی چھوٹی جماعتوں میں بریڈ فورڈ (Bradford)، ہیملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)، ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West)اور ریجائنا (Regina)اور ہیملٹن ایسٹ (Hamilton East) ہیں۔

پھر فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی اب میں جیسا کہ میں نے کہا تحریک جدید کے ستاسیویں سال کا بھی اعلان کرتا ہوں جو اب شروع ہوا ہے۔ ان شاء اللہ یکم نومبر 2020ء سے وہ شروع ہوچکا ہے۔

موجودہ عالمی حالات کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

حضورانور نے موجودہ عالمی حالات کے پیش نظر دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

آج کل بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ ہم اپنے لیے اور جماعت کے لیے تو دعائیں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے عمومی طور پر بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ آج کل مسلمانوں کے خلاف غیر مسلم دنیا کے بعض ممالک کے لیڈر بڑے بغض اور کینہ کے جذبات رکھتے ہیں اور ظاہر ہے لیڈر جو ہیں وہ اس جمہوری دور میں عوام کو خدا سمجھ کر ان کی خواہش کے مطابق اپنے بیان اور پالیسیاں بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا خود ہی بعض دفعہ ان کو غلط رہنمائی کر کے اس طرف لے جانے کی کوشش کرتے ہیں کہ خدا نہیں ہے بلکہ تم ہی سب کچھ ہو۔ یہ لوگ جہاں کھل کر بیان نہیں بھی دیتے وہاں بھی دلوں میں اسلام کے خلاف نفرتیں اور تحفظات لیے ہوئے ہیں اور عوام الناس کا ایک بڑا حصہ بھی اسلام سے صحیح واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف ہے۔ بہرحال ہم نے دعاؤں کے ساتھ، کوشش کے ساتھ دنیا کو بتانا ہے کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ گزشتہ دنوں کھل کر اگر کسی مغربی لیڈر کا بیان آیا ہے، ویسے تو کسی نہ کسی طرح کچھ نہ کچھ سیاسی طور پہ لپٹے لپٹائے فقرات بیان کر کے یا اس طرح گول مول سے الفاظ میں بیانات آتے رہتے ہیں لیکن کھل کے کسی لیڈر کا بیان آیا تو وہ فرانس کا صدر تھا۔ اس نے اسلام کو کرائسس (crisis) کا شکار مذہب قرار دیا ہے۔ کرائسس کا شکار اگر ہے تو خود ان کا اپنا مذہب ہے۔ اول تو وہ کسی مذہب کو مانتے ہی نہیں، عیسائیت کو بھی بھول بیٹھے ہیں۔ کرائسس کا شکار تو یہ خود ہیں۔ اسلام تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ مذہب ہے اور پھلنے پھولنے والا مذہب ہے اور پھل پھول رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اس کی حفاظت کی ذمہ داری لیے ہوئے ہے۔ اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کے ذریعہ سے اس کی تبلیغ دنیا کے چاروں کونوں میں پھیل رہی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی یہ مخالف قوتیں یا لوگ اس لیے اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں اور بیان دیتے ہیں کہ انہیں پتہ ہے کہ مسلمانوں میں آپس میں ایکا نہیں ہے۔

کینیڈا کے وزیراعظم کی تعریف

یہاں کینیڈا کے وزیراعظم کا بہرحال میں تعریف کے رنگ میں ذکر کر دوں۔ انہوں نے فرانس کے صدر کے بیان پر بڑا اچھا بیان دیا ہے کہ یہ سب کچھ غلط ہے اور یہ نہیں ہونا چاہئے اور ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کا اور مذہبی لیڈروں کا خیال رکھنا چاہئے۔ کاش کہ باقی دنیا کے لیڈر بھی وزیراعظم کینیڈا کی سوچ اور بیان کو ذرا غور سے دیکھنے والے ہوں اور دنیا کے امن اور سکون کو قائم کرنے کے لیے اس پر عمل کریں۔ بہرحال یہ کینیڈا کے وزیراعظم صاحب اس لحاظ سے قابل تعریف ہیں اور ہمیں ان کے لیے دعا بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مزید ان کا سینہ کھولے۔

بہرحال یہ تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں ایکا نہیں ہے اس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کا ہر ایک ملک دوسرے ملک کے خلاف ہے۔ فرقہ واریت نے باہر کی دنیا میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ہے۔ اگر دنیا کو پتہ ہو کہ مسلمان ایک ہیں، ایک خدا اور ایک رسول کے ماننے والے ہیں اور اس کی خاطر قربانیاں دینا جانتے ہیں تو کبھی غیر مسلم دنیا کی طرف سے ایسی حرکتیں نہ ہوں۔ کبھی کسی اخبار کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے چھاپنے کی جرأت نہ ہو۔ چند سال پہلے بھی ڈنمارک میں بھی اور فرانس میں بھی جو خاکے چھپے تھے اس پہ وقتی شور مچا کر اور ان کی چیزوں کا بائیکاٹ کر کے، نہ خریدنے کا اعلان کر کے پھر خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ چند مہینوں کے بعد خاموشی ہوگئی۔ اس وقت بھی جماعت احمدیہ نے ہی صحیح ردعمل دکھایا تھا اور ان کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت سیرت پیش کی تھی جس کی بہت سے غیروں نے، پڑھے لکھے طبقے نے، لیڈروں نے، عوام الناس نے تعریف کی تھی اور پسند کیا تھا اور یہی کام ہم آج بھی کر رہے ہیں اور بتاتے ہیں کہ چند سر پھرے لوگوں کے اسلام کے نام پر غلط عمل کو اسلام کا نام نہ دو۔ کسی ملک کے صدر کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی شخص کے غلط عمل کو اسلام کی تعلیم اور مسلمانوں کے لیے

کرائسس کا نام دے کر پھر اپنے لوگوں کو مزید بھڑکایا جائے کہ ان کے خلاف ہماری یہ لڑائی ہے اور یہ لڑائی ہم جاری رکھیں گے۔ اس شخص کو غلط عمل پر بھڑکانے والے بھی تو یہ خود ہی ہیں۔ میں نے پہلے بھی یہ بیان دیا تھا کہ یہ خاکے وغیرہ بنانا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کسی رنگ میں کرنا کسی بھی غیرت مند مسلمان کو برداشت نہیں ہے اور یہ حرکتیں بعض مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکا سکتی ہیں اور بھڑکاتی ہیں اور پھر اگر کسی سے کوئی خلافِ قانون حرکت سرزد ہو جائے، اگر کوئی شخص قانون اپنے ہاتھ میں لے لے تو اس کے ذمہ دار پھر یہ غیر مسلم لوگ ہیں، یہ حکومتیں ہیں یا نام نہاد آزادی ہے جس کو فریڈم آف ایکسپریشن Freedom of Expression کا نام، اظہارِ خیال کا نام دیا جاتا ہے۔ بہرحال یہ غیر مسلم دنیا ان کے جذبات بھڑکاتی ہے۔ میں نے اس وقت بھی جب پہلی دفعہ یہ معاملہ اٹھا تھا خطبات کے ایک سلسلہ میں صحیح ردعمل کی وضاحت کی تھی کہ ہمیں کس طرح صحیح ردعمل کرنا چاہئے اور کیا دکھانا چاہئے اور اس کا جیسا کہ میں نے بتایا کہ لوگوں پر اچھا اثر بھی ہوا تھا اور ابھی تک ہم مسلسل وہ کیے جا رہے ہیں اور اسی طریقے کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

پھر ہالینڈ کے سیاستدان نے جو ایک بیان دیا تھا تو اس وقت بھی ہالینڈ میں، میں نے ایک خطبہ دیا تھا اور اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا تھا بلکہ اس پر اس نے ہالینڈ کی حکومت کو درخواست بھی دی تھی کہ اس نے مجھے موت کی دھمکی دی ہے اور میرے خلاف اس نے ہالینڈ کی حکومت کو یہ کہا تھا کہ اس کا یہاں آنا بین ban کیا جائے بلکہ اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ تو بہرحال ہم تو جہاں تک ہو سکتا ہے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے خلاف ہونے والی ہر حرکت کا جواب دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے اور اس کا اثر بھی ہوتا ہے اور یہی حل پیش کرتے ہیں کہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ہر قدم ہمیں اٹھانا چاہئے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے اور گزشتہ کئی خطبات میں، میں اس بات کی تحریک کر چکا ہوں اور باوجود ہمارے بارے میں غیر احمدی علماء کے سخت بیان کے ہم اسلام کے دفاع میں اسلام کی حقیقی تعلیم کی روشنی میں اپنا کام کرتے چلے جائیں گے اور کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ایک یا دو یا چار آدمی کو قتل کرنے سے وقتی جوش تو نکل جاتا ہے لیکن یہ کوئی مستقل حل نہیں ہے۔ مسلم امہ اگر مستقل حل چاہتی ہے تو تمام مسلمان دنیا اکٹھی ہو۔ اب بھی فرانس کے صدر کے جواب میں ترکی کے صدر نے جواب دیا یا ایک دو اور ملکوں نے ردعمل ظاہر کیا تو یہ بات اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا کہ تمام مسلمان ممالک کے ایک ردعمل کا اثر ہو سکتا ہے۔ گو یہ کہا جاتا ہے کہ ترکی وغیرہ کے ردعمل پر فرانس کے صدر نے اپنا بیان بدلا اور کچھ نرم کیا کہ میرا مطلب یہ نہیں تھا، میرا مطلب یہ تھا۔ لیکن ساتھ ہی اپنی بات پر بھی قائم رہا ہے کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ لیکن اگر چون پچپن مسلمان ممالک ایک زبان ہو کر بولتے تو پھر وہ فرانس کا صدر اگر مگر کی بات نہ کرتا۔ پھر اس کو مجبوراً بہرحال معافی مانگنی پڑتی، گھٹنے ٹیکنے پڑتے۔

بہرحال میں یہاں مختصراً اتنا ہی کہنا چاہتا تھا کہ دعا کریں کہ مسلمان ممالک کم از کم غیروں کے سامنے ایک ہو کر آواز اٹھائیں پھر دیکھیں کتنا اثر ہوتا ہے۔ ہم تو اپنا کام کیے جا رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ مسیح محمدیؑ کے ماننے والوں کا یہ کام ہے، یہ فرض ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت چہرے کو دنیا کو دکھائیں اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے نہ لے آئیں۔ دنیا کو بتائیں کہ تمہاری بقا اسی میں ہے کہ خدائے واحد کو پہچانو اور ظلموں کو ختم کرو۔

کچھ عرصہ پہلے کووڈ-19 کے دوران میں نے چند سربراہانِ حکومت کو دوبارہ خط لکھے تھے۔ فرانس کے صدر کو بھی میں نے لکھا تھا اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ تنبیہ بھی کی تھی کہ یہ عذاب اور آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظلموں کی وجہ سے آتے ہیں اس لیے تمہیں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ظلموں کو ختم کرو اور انصاف کو قائم کرو اور حق پر مبنی بیان دو۔ ہم نے جو اپنا فرض تھا پورا کیا ہے اور کرتے رہیں گے۔ اب یہ کسی کی مرضی ہے کہ چاہے وہ اس کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن ہم نے بہرحال امت مسلمہ کو دعاؤں میں نہیں بھولنا۔ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو بھی پہچان لیں اور دنیا کو عمومی طور پر بھی سوچنا چاہئے کہ ایسی باتیں کر کے اگر وہ خدا سے دور ہٹتے چلے گئے تو ان کی تباہی کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور عمومی طور پر ہم نے بھی یہ کوشش کرنی ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید کے نیچے لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لانا یہی تحریک جدید کا مقصد بھی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اس کے علاوہ دنیا کے عمومی حالات کے لیے بھی دعا کریں۔ بڑی تیزی سے اس طرف بڑھ رہے ہیں اس بیماری سے جب جان چھوٹے تو یہ نہ ہو کہ ایک اور آفت جنگ عظیم کی صورت میں ان پر نازل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل اور سمجھ دے اور خدائے واحد کو پہچان کر اس کا حق ادا کرنے والے بنیں۔

(آمین!)

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 نومبر 2020ء، صفحہ 5-11)

قسط نمبر 21

دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

’’حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحتوں پر غور کریں یا دیگر انبیاء کی نصیحتوں پر... اُن سب میں ہمیں ایک بات نمایاں نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ نصیحتوں میں منقولی دلائل کی بجائے فطری دلائل پر زور دیا گیا ہے۔ میں نے عملاً فطری دلائل کے الفاظ استعمال کئے ہیں، عقلی دلائل کے نہیں، اس لئے کہ عقلی دلائل میں فلسفے اور منطق کے ایچ پیچ ہوتے ہیں لیکن فطری دلائل میں اُن کو کہتا ہوں جو انسانی فطرت کی آواز ہوتی ہے۔ اس کے لئے کسی لمبی چوڑی فلسفیانہ، منطقیانہ یا نقلی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دل سے نکلی ہوئی سچائی کی آواز ہوتی ہے جو سیدھی دل میں اتر جاتی ہے اور چونکہ اس کے پیچھے کوئی منطقی ایچ پیچ نہیں ہوتا اس لئے اس میں کسی کج بحثی کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ سیدھی بات ہے کہ مانو یا نہ مانو، تمہاری مرضی۔ مانو گے تو تمہیں فائدہ ہوگا اور اگر نہیں مانو گے تو نقصان اٹھاؤ گے۔

یہ طرز ہے انبیاء کی نصیحت کی جو اکثر صورتوں میں ہمیں محفوظ ملتی ہے۔ حجت و براہین کا بھی ذکر ملتا ہے جو ایک خاص انداز کی حجت و براہین ہیں۔ لیکن جہاں تک حضرت نوح علیہ السلام کی نصائح کا تعلق ہے وہ ساری فطری نوع کی نصائح ہیں۔ سب سے پہلے تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کو خدا نے ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا اے قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں تمہیں عذابِ عظیم کے دن سے ڈراتا ہوں۔ اب اس بیان میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ ایک سیدھی سادھی نصیحت ہے۔ لیکن دل کی گہرائی سے نکلی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم پر ہلاکت کا ایک خوف محسوس کر رہے ہیں اور اس کو بروقت متنبہ کر رہے ہیں۔‘‘

(خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 2، صفحہ 243-242)

شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا

تحریکِ جدید۔ایک الٰہی تحریک

تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے،اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی اور برکت دے گا۔

(حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مکرم سلطان نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ

وہ تحریکِ جدید جو خدا نے جاری کی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ 27 نومبر 1942ء میں تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی نسبت فرماتے ہیں:

”میں نے کہا ہے کہ میں نے تحریک جدید جاری کی۔ مگر یہ درست نہیں۔ میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی، میں بالکل خالی الذہن تھا۔ اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔

پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔2 دسمبر 1942ء، صفحہ 5)

تحریکِ جدید کیا ہے؟

اس کی نہایت مختصر مگر جامع تعریف کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر اپنے خطاب 27 دسمبر 1942ء میں فرماتے ہیں کہ:

”تحریک جدید کیا ہے وہ خدا تعالیٰ کے سامنے عقیدت کی یہ نیاز پیش کرنے کے لئے ہے کہ وصیت کے ذریعہ تو جس نظام کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے اس کے آنے میں ابھی دیر ہے اس لئے ہم تیرے حضور اس نظام کا ایک چھوٹا سا نقشہ تحریک جدید کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔“

(نظام نو۔نظارت نشر و اشاعت قادیان، صفحہ 118)

تحریکِ جدید کا پس منظر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے سال 5 نومبر 1982ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1934ء میں سب سے پہلے قادیان میں اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ دن تھے جب ابھی فضا میں احرار کے ان دعووں کی آواز گونج رہی تھی کہ ہم منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ وہاں قادیان کا نام و نشان تک باقی نہیں رہے گا اور ایک وجود بھی ایسا نہیں رہے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لینے والا ہو۔ ...

اس پس منظر میں 1934ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس تحریک کا آغاز فرمایا۔ اس وقت کے اقتصادی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس وقت کی جماعت کی غربت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپؓ نے اپنے اندازے کے مطابق 27 ہزار روپے کی تحریک فرمائی اور اس پر بھی آپؓ کا یہ تاثر تھا کہ اس وقت کے جماعت کے اقتصادی حالات مستقل طور پر یہ بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یا یوں کہنا چاہئے کہ اقتصادی حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مستقل طور پر یہ تحریک جاری نہ کی جائے بلکہ چند سال کے لئے قربانی مانگی جائے۔ چنانچہ آپؓ نے تین سال کے لئے اس چندے کا اعلان فرمایا جس کے ذریعے سے تمام دنیا میں تبلیغ کی داغ بیل ڈالی جانی تھی۔“ (خطباتِ طاہرؒ۔جلد اول، صفحہ 251-252)

تحریکِ جدید کے بنیادی اصول

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ 28 نومبر 1952ء میں تحریک جدید کے بنیادی اصولوں کے متعلق فرمایا:

”تحریک جدید کی بنیاد درحقیقت انہی اصول پر ہے، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسلام کی بنیاد بھی اس بات پر رکھی گئی تھی کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تشہیر اور ترویج کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو پیغام دیا ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں۔...

پس تحریک جدید کی بنیاد بھی اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام کو روشن کیا جائے اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے۔“

(خطباتِ محمودؓ۔جلد 33، صفحہ 325-326)

مطالباتِ تحریکِ جدید

مطالبات تحریک جدید کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 3 نومبر 2006ء میں فرماتے ہیں:

”حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب تحریکِ جدید کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی اور

اس کے بعد بھی مختلف سالوں میں اس تحریکِ جدید کے بارے میں جماعت کی رہنمائی فرماتے رہے کہ اس کے کیا مقاصد ہیں اور کس طرح ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت شروع میں آپؓ نے جماعت کے سامنے انیس (19) مطالبات رکھے اور پھر بعد میں مزید بھی رکھے۔ یہ تمام مطالبات ایسے ہیں جو تربیت اور روحانی ترقی اور قربانی کے معیار بڑھانے کے لئے بہت ضروری ہیں اور آج بھی اہم ہیں، جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔" (خطباتِ مسرور، جلد 4، صفحہ 353)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 28 اکتوبر 1983ء میں فرماتے ہیں۔

"تحریکِ جدید کو چاہئے کہ وہ اس پہلو کی طرف بھی توجہ کرے۔ جہاں مالی قربانی میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں وقتاً فوقتاً تحریکِ جدید کے انیس (19) نکاتی پروگرام کو مختلف رنگ میں جماعت کے سامنے پیش کرتے رہنا چاہئے تاکہ ہمارے قدم متوازن طور پر آگے بڑھیں ہمارے کردار میں بھی برکت مل رہی ہو اور ہمارے قربانیوں کے معیار میں بھی برکت مل رہی ہو۔"

(خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 2، صفحہ 556)

تحریکِ جدید جاری کرنے کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 11 نومبر 2005ء میں فرماتے ہیں:

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحریک جدید کو جاری کرنے کا مقصد یہی تھا کہ مبلغین تیار ہوں جو بیرونی ملکوں میں جائیں، وہاں مشن ہاؤسز کھولے جائیں، مساجد تعمیر کی جائیں اور احمدیت کے پیغام کو دنیا میں پھیلایا جائے۔ آپؓ نے ایک دفعہ بڑے درد سے فرمایا تھا کہ میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے چپہ چپہ پر مسجد بن جائے اور دنیا جس میں عرصہ دراز سے تثلیث کی پکار بلند ہو رہی ہے خدائے واحد کے نام سے گونجنے لگے۔ پس آج ہم خوش تو ہیں کہ عیسائیت کے گڑھ میں ہم نے خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے ایک اور مسجد کا افتتاح کر دیا ہے۔ لیکن یہ ہماری انتہا نہیں ہے۔ ہمارے مقصد تو تبھی پورے ہوں گے جب ہم ہر شہر میں، ہر قصبے میں اور ہر گاؤں میں خدائے واحد کا نام بلند کرنے کے لئے مسجد تعمیر کریں گے اور اس کو پھر خالصتاً خدائے واحد کی عبادت کرنے والی روحوں سے بھر دیں گے۔

پس یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ واقفین زندگی اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں اور اسی روح کے ساتھ زندگیاں وقف کرنی چاہئیں ہمارے سارے مربیان کو، سارے واقفین زندگی کو، اور یہ وہ روح ہے جس کے ساتھ مجاہدین تحریکِ جدید مالی قربانیاں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں اور اس روح کے ساتھ قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ جب یہ جذبہ ہر دل میں ہوگا تو قربانیوں کے معیار بھی بڑھیں گے اور ہر ایک صرف اس وجہ سے تحریکِ جدید میں حصہ نہیں لے رہا ہوگا کہ مجبوری ہے اس کو سیکرٹری تحریک جدید کی طرف سے یا جماعت کی طرف سے توجہ دلائی گئی ہے، بلکہ دلی جوش اور جذبے کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس تحریک میں حصہ لے رہے ہوں گے۔" (خطباتِ مسرور۔ جلد 3، صفحہ 668)

تحریکِ جدید کا مقام

تحریکِ جدید کے مقام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 9 نومبر 1973ء میں فرماتے ہیں۔

"تحریکِ جدید جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ تحریکِ جدید کی ابتدا سے قبل اگرچہ احمدیت دنیا کے ملک ملک میں پہنچ چکی تھی اور قریباً ہر ملک میں دو ایک خاندان احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے تھے لیکن منظم طور پر اس وقت کے ہندوستان سے باہر ابھی کام نہیں شروع ہوا تھا۔ اگرچہ جماعت اپنے مرکز اور اس ملک میں جہاں جماعت کا مرکز تھا، مضبوط ہو رہی تھی اور پھیل رہی تھی اور وسعت اختیار کر رہی تھی اور طاقت پکڑ رہی تھی۔ لیکن اپنے مرکز کے ملک سے باہر منظّم اور وسیع اور مؤثر اور کامیاب کام ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ پھر تحریک کی ابتدا 1934ء میں ہوئی تو جس طرح کوئی طاقت اپنی حدود میں سما نہ سکے اور پھر وہ زور لگا کر باہر نکلے اور پھیلے، اس طرح جماعت احمدیہ کی طاقت، جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے قائم کیا تھا، ملک ہند میں سما نہ سکی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ وہ ملک ہند سے باہر نکلی اور بڑے زور اور جذبہ اور قربانیوں کے ساتھ جماعت نے بیرون ہند غلبہ اسلام کی مہم کی کامیاب اور شاندار ابتدا کی۔"

(خطباتِ ناصرؒ۔ جلد 5، صفحہ 315-316)

تحریکِ جدید کے ثمرات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 9 نومبر 2007ء میں فرماتے ہیں۔

"ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی تائید سے جو تحریک مخالفین کے حملوں کو روکنے اور دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے جاری کی تھی جو یقیناً اس حکیم اور عزیز خدا سے تائید یافتہ تھی اور بڑی حکمت سے پر تھی اور نظر آ رہا تھا کہ اس کی وجہ سے ان شاء اللہ تعالیٰ جماعت نے دنیا میں پھیلنا ہے اور غلبہ حاصل کرنا ہے، جس کے تائید یافتہ ہونے کا ثبوت آج کل ہم دیکھتے ہیں تو دنیا میں پھیلے ہوئے جو جماعت کے مشن ہاؤسز ہیں، مساجد ہیں اور پھر ہر سال جو سعید روحیں جماعت میں شامل ہوتی ہیں ان کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔ مخالفین جو قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لئے اٹھے تھے،

یہ دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے تھے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے، ان کا تو کچھ پتہ نہیں ہے کہ کہاں گئے لیکن جماعت احمدیہ، تحریکِ جدید کی برکت سے، مالی قربانیوں کی برکت سے، ایک ہونے کی برکت سے، اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی برکت سے، خلافت کی آواز پر لبیک کہنے کی برکت سے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کی برکت سے (جیسا کہ میں نے کہا) دنیا کے 189 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ (اب 213 ممالک۔ناقل) اور ہر ملک کا نیا شامل ہونے والا احمدی، مومنین کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد نیک اعمال بجالانے اور اطاعت میں بڑھنے والا ہے اور مالی قربانیوں کی روح کی طرف توجہ دینے والا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ پس یہ ہیں اس حکیم اور عزیز خدا کی قدرت کے نظارے جو جماعت کے حق میں وہ دکھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس گروہ میں شامل رکھے جو ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ کے نمونے دکھانے والے ہوں اور ہم اسلام کے غلبہ کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔''

(خطبات مسرور۔جلد 5،صفحہ 453-454)

ہماری ذمہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 7 نومبر 2008ء میں فرماتے ہیں:

''تحریکِ جدید کے قیام کی وجہ دشمنانِ احمدیت کی بڑھتی ہوئی دشمنی تھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجرا فرمایا تو اس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے لیکن آپؓ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔

آج ہم جو مساجد بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔ پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔

(خطباتِ مسرور، جلد 6 ،صفحہ 466-467)

تحریکِ جدید قربِ الٰہی میں بڑھنے کا ذریعہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ فرمودہ 26 نومبر 1943ء میں فرماتے ہیں۔

''پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریکِ جدید کے ذریعہ جو عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان اور مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کردو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں۔ لیکن محض خدا کے لئے قربانی کرنے والی جماعت، آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں اور وہ اس قربانی میں ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی کوئی اور قوم پیش نہیں کر سکتی۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ یکم دسمبر 1943ء، صفحہ 3-4)

مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7 نومبر 2003ء میں تحریکِ جدید کی عظمت، بانی تحریک جدید کی زبانی یوں بیان کی۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو، تحریکِ جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی وہ ان کو دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔''

(خطباتِ محمودؓ، جلد 20، صفحہ 545-546)

(خطباتِ مسرور۔ جلد اول، صفحہ 462)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں تحریکِ جدید میں بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کے وارث بن سکیں۔ آمین!

(روزنامہ الفضل آن لائن، لندن 17 دسمبر 2019ء)

معیاری قربانی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا پچاس فی صدی دے دیتا ہے تو یہ ایک اچھی قربانی ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ دوسرے چندے بھی ہیں، جو فرضاً دینے پڑتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف دے دیتا ہے۔ مثلاً اس کی سو روپیہ ماہوار آمد ہے تو پچاس روپے وعدہ لکھوا دے تو سمجھا جائے گا کہ اس نے اچھی قربانی کی ہے۔ اور اگر وہ ایک ماہ کی پوری آمد یعنی سو کی سو روپے ہی بطور وعدہ لکھوا دے تو سمجھیں گے کہ اس نے تکلیف اُٹھا کر قربانی کی۔''

(خطباتِ محمودؓ۔ جلد 34، صفحہ 349)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی زندگی

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب ابن مکرم نذیر احمد خادم صاحب، جرمنی

۞ ۔ رسول اللہ ﷺ نے چچی کی وفات پر ان کے کفن کے لیے اپنی قمیص عطا فرمائی۔

(الاستیعاب۔جلد4، فاطمہ بنت اسد)

بچپن میں بکریاں چرانا

آنحضرت ﷺ بچپن سے ہی عربوں کی جاہلانہ عادتوں سے بیزار تھے۔ بیکار وقت ضائع کرنے کی بجائے آپؐ خلوت نشینی کو پسند کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہر طرح کے خصائل رذیلہ و عادات خسیسہ سے اپنی امان میں رکھا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

’’اللہ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) کیا آپؐ نے بھی (چرائی ہیں؟) آپؐ نے فرمایا: ہاں، میں بھی چند قیراطوں کے بدلے مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔‘‘

(صحیح بخاری۔جلد4، کتاب الاجارۃ، بَاب رَعْیُ الْغَنَمِ عَلٰی قَرَارِیطَ، حدیث نمبر2262)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ:

ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام مرالظہران پر تھے، ہم پیلو توڑ رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو خوب کالا ہو وہ توڑو کیونکہ وہ زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ حضرت جابرؓ نے عرض کیا کیا آپؐ نے بکریاں چرائی ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

(صحیح بخاری۔کتاب الاطعمة، باب الْكَبَاثِ، وَهُوَ ثَمَرُ الاَرَاكِ، حدیث نمبر5453)

شام کا سفر

کھیل کود کے زمانے سے ہی آپؐ کے روئے انور میں غیر معمولی عظمت اور بزرگی کے آثار نمایاں تھے۔ ایک تہذیب سوز ماحول میں رہتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ نے آپؐ کے دامن کو ہر قسم کے زہریلے اثر سے محفوظ رکھا، یہی وجہ ہے کہ انتہائی کم عمری میں ہی آپؐ نے اپنے اخلاق حمیدہ اور اوصاف حسنہ کی بدولت سب کے دلوں کو مسخر کرلیا تھا اور ہر کوئی آپؐ کے اخلاق فاضلہ کا معترف تھا۔ عمر مبارک کا بارھواں سال مکمل ہوا تو ابوطالب کے ہمراہ شام کا سفر کیا۔ بصریٰ کے قریب بحیرہ نامی راہب کے پاس سے گزرے۔ بحیرہ نے آپؐ میں آثار نبوت دیکھ کر اپنی قوم کو طلب کیا اور آپؐ کی نبوت سے ان کو مطلع کیا۔

(تاریخ ابن خلدون)

’’شام کے جنوب میں بصریٰ ایک مشہور مقام ہے وہاں پہنچے تو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ وہاں ایک عیسائی راہب رہتا تھا جس کا نام بحیرا تھا۔ جب قریش کا قافلہ اس کی خانقاہ کے پاس پہنچا تو اس راہب نے دیکھا کہ تمام پتھر اور درخت وغیرہ یکلخت سجدہ میں گر گئے۔ اُسے معلوم تھا کہ الٰہی نوشتوں کی رُو سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس لیے اُس نے اپنی فراست سے سمجھ لیا کہ اس قافلے میں وہی نبی موجود ہوگا۔ چنانچہ اُس نے اپنے قیافہ سے آنحضرت ﷺ کو پہچان لیا اور اس سے ابوطالب کو اطلاع دی اور ابوطالب کو نصیحت کی کہ آپ کو اہل کتاب کے شر سے محفوظ رکھیں۔‘‘

(سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صفحہ 100)

پتھر کا سلام کرنا

آنحضور ﷺ نبوت سے سرفراز ہوئے تو ہر درخت اور پتھر نے آپؐ کو سلام کہنا شروع کر دیا لیکن ایک دیدہ ور پتھر ایسا بھی تھا جو نبوت سے بھی پہلے آپؐ کو سلام کیا کرتا تھا۔ حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’میں مکہ کے اس پتھر کو اب بھی پہچانتا ہوں جو مجھے نبوت سے پہلے سلام کیا کرتا تھا۔‘‘

(صحیح مسلم۔کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی ﷺ)

اُحد پہاڑ کی خوشی

عشق و محبت ایک ایسا ہمہ گیر جذبہ ہے جو پہاڑوں اور پتھروں میں بھی اپنی کرشمہ سازیاں دکھا دیتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما اُحد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ اُس نے خوشی سے ہلنا شروع کر دیا۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے تو ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم آپؐ کے ساتھ تھے۔ پس پہاڑ لرزنے لگا، آپؐ نے اپنی پاؤں سے ٹھوکر مارتے ہوئے فرمایا: اُحد ٹھہر جا۔ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔

(صحیح بخاری۔کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حدیث نمبر 3686)

اُحد کی اسی محبت کی وجہ سے ایک سفر سے واپسی پر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یہ اُحد ہے یہ ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، بابٌ فِی مُعْجِزَاتِ النَّبِیِّ ﷺ حدیث نمبر4216)

مظلوم کی مدد کا معاہدہ (حلف الفضول)

ایام جاہلیت میں قریش کے بعض قبیلوں بنوہاشم، بنوعبدالمطلب، بنواسد، بنوزہرہ اور بنوتیم نے آپس میں ایک معاہدہ کیا کہ ہم ہر مظلوم کی مدد کیا کریں گے۔ اس معاہدے کو ’’حلف الفضول‘‘ اور ’’حلف المطیبین‘‘ ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کہ ابھی میں نوعمر تھا حلف المطیبین جسے حلف الفضول بھی کہا جاتا ہے میں شریک ہوا تھا، مجھے پسند نہیں کہ میں اس معاہدے کو توڑ ڈالوں اگرچہ مجھے اس کے بدلہ میں سرخ اونٹ بھی دیئے جائیں۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند العشرۃ المبشرۃ، حدیث عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّھْرِیُّ ؓ حدیث نمبر1655)

اس معاہدے کی شرائط میں دو باتیں خاص طور پر شامل تھیں۔

✺ ۔ حدودِ شہر میں وہ کسی پر ظلم نہ ہونے دیں گے (شہری ہو یا اجنبی)

✺ ۔ مظلوم کی مدد کر کے ظالم سے اس کا حق دلائیں گے۔ (ماہنامہ الفرقان ربوہ۔ دسمبر1974ء، صفحہ 34)

نبی کریم ﷺ کی سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ اس معاہدے کو نبھایا اور جب بھی کوئی مظلوم آپؐ کے پاس کسی ظالم سے اپنا حق دلانے کی درخواست کرتا آپؐ فوراً اُس کی مدد کے لیے تیار ہو جاتے اور ظالم سے مظلوم کو اُس کا حق دلا کر رہتے، چنانچہ مقام نبوت پر فائز ہونے کے بعد بھی آپؐ نے اس معاہدہ کی پاسداری کی اور ایک موقع پر دشمنِ اسلام ابوجہل کی شکایت ہونے پر بلاخوف وخطر مظلوم کی دادرسی کے لیے اُس کے گھر تشریف لے گئے اور مظلوم کو اُس کا حق دلوا دیا۔ چنانچہ قریش کے سرداروں نے ابوجہل سے پوچھا کہ:

✺ ۔ اے ابوالحکم! تمہیں کیا ہوگیا تھا کہ محمدؐ سے اس قدر ڈر گئے۔ اُس نے کہا۔ خدا کی قسم! جب مَیں نے محمدؐ کو اپنے دروازے پر دیکھا تو مجھے یوں نظر آیا کہ اُس کے ساتھ ایک مَست اور غضبناک اونٹ کھڑا ہے اور مَیں سمجھتا تھا کہ اگر ذرا بھی چون وچرا کروں گا تو وہ مجھے چبا جائے گا۔

(سیرۃ ابن ہشام بحوالہ سیرۃ خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ صفحہ163)

تعمیر کعبہ میں حصہ

آنحضور ﷺ کے بچپن میں کعبہ کی مرمت کا کام ہوا۔ اس موقعہ پر حضور ﷺ نے بڑوں کے شانہ بشانہ تعمیر و مرمت میں حصہ لیا اور پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے رہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب الانصار باب بنیان الکعبۃ)

آنحضور ﷺ کی عمر مبارک 35 سال کے قریب تھی جب قریش نے کعبہ کی بوسیدہ عمارت کو گرا کر اس کی از سرِ نو تعمیر کا ارادہ کیا۔ جب دیوار کی بلندی حجر اسود کے مقام تک پہنچی تو قریش کے قبیلوں کے درمیان تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ ہر کسی کی خواہش تھی کہ حجر اسود کو اُس کے مقام پر نصب کرنے کی سعادت اُس کے حصہ میں آئے۔ اختلاف بڑھتے بڑھتے لڑائی جھگڑے تک جا پہنچا۔ بالآخر کچھ سمجھدار لوگوں کی مداخلت سے جھگڑا رُک گیا۔ اس موقع پر قریش میں سب سے معمر اور جہاندیدہ شخص ابوامیہ بن مغیرہ نے مشورہ دیا کہ کل صبح جو پہلا شخص حرم کے دروازے میں سے داخل ہو اُسی کو ثالث بنا لیا جائے۔ سب اس رائے پر متفق ہو گئے۔ دوسرے دن سب سردار اس انتظار میں تھے کہ دیکھیں کون شخص سب سے پہلے دروازے سے داخل ہوتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے دیکھا کہ وہ پہلا شخص محمد (ﷺ) ہیں۔ آپؐ پر نظر پڑتے ہی وہ بے اختیار پکار اُٹھے کہ:

’’وہ دیکھو! امانت دار آ گیا‘‘

(طبرانی اوسط 50/3 حدیث نمبر2442۔ مسند احمد 425/3 حدیث نمبر15510)

جوانی کی اس عمر میں آپؐ نے اپنی خداداد ذہانت وقابلیت اور منصف مزاجی سے ایک ایسا فیصلہ صادر فرمایا کہ سرداران قریش عش عش کر اٹھے اور سب کے دلوں میں آپ کی انصاف پسندی کی دھاک بیٹھ گئی۔ تاریخ ہشام میں لکھا ہے:

✺ ۔ تعمیر کعبہ کے وقت جب حجر اسود کی تنصیب کے لیے قبائل کا باہم اختلاف ہوا اور نوبت جنگ وجدال تک پہنچنے لگی۔ چار پانچ دن تک کوئی حل نظر نہ آیا تو ایک دن وہ جمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کیا اور ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم جو قریش کا سب سے بوڑھا شخص تھا، اس نے کہا اے قریش! باہم یہ طے کرلو کہ تمہارے اس اختلاف کا وہ شخص فیصلہ کرے گا جو کل سب سے پہلے بیت اللہ میں آئے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ تجویز مان لی۔

چنانچہ اگلے روز انہوں نے دیکھا کہ سب سے پہلے بیت اللہ میں داخل ہونے والے رسول اللہ ﷺ تھے چنانچہ جب انہوں نے آپؐ کو دیکھا تو کہا: ھٰذَا الْاَمِیْنُ یہ تو امین ہیں۔ ہم خوش ہو گئے، یہ محمدؐ ہیں چنانچہ جب وہ ان کے پاس پہنچے اور قریش نے (حجر اسود کے وضع کرنے کا جھگڑا) ان کو بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک کپڑا لاؤ چنانچہ آپ کو کپڑا پیش کیا گیا۔ آنحضورؐ نے کپڑا بچھایا اور حجر اسود کو اس چادر میں رکھ دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ ہر قبیلہ اس چادر کا ایک کونا پکڑ لے پھر سب مل

کر حجرِ اسود کو اٹھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا یہاں تک کہ جب وہ حجرِ اسود رکھنے کی جگہ کے پاس پہنچ گئے تو آنحضور ﷺ نے حجرِ اسود کو اپنے ہاتھ سے اس کی جگہ پر نصب فرما دیا۔قریش آنحضرت ﷺ کو دعویٰ سے قبل ''امین'' کے نام سے پکارتے تھے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام ۔ اشارۃ ابی امیۃ بتحکیم اوّل داخل فکان رسول اللہؐ)

آنحضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

''اللہ کی قسم! میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔''

(الشفاء لقاضی عیاض. الفصل العشرون. عدلہ و امانتہ ﷺ)

امانت ودیانت

امانت ودیانت انسانی اخلاق کی بہت بڑی خوبی اور نیکیوں میں اہم نیکی ہے۔ دورِ جاہلیت کے اکثر باسی امانت ودیانت سے کوسوں دُور تھے جبکہ کذب وبددیانتی اہلِ عرب کا امتیازی نشان بن چکا تھا۔ان حالات میں آنحضور ﷺ کا دل اوصاف حمیدہ اور خصائل حسنہ کی آماجگاہ بنا ہوا تھا اور آپؐ کی دیانت وصداقت نے اہلِ مکہ کے دلوں پر اپنا سکہ بٹھا رکھا تھا۔یہی وجہ ہے کہ اہلِ مکہ بڑی کثرت کے ساتھ اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھوایا کرتے تھے۔

قرابت داروں سے حسن سلوک

مکہ میں قحط کے دنوں میں بڑے بڑے خاندان عسرت سے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوگئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب اگرچہ رتبے کے اعتبار سے بڑے سرداروں میں شمار ہوتے تھے لیکن کثیر العیال ہونے کی وجہ سے قحط سالی کے زمانہ میں آپؐ بھی عسرت سے زندگی کے دن گزارنے پر مجبور تھے۔ان حالات کو دیکھ کر آنحضور ﷺ کا نرم دل مضطرب ہوگیا اور آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو ترغیب دی کہ رشتہ دار ہونے کی بنا پر ہمارا فرض ہے کہ مصیبت کے اس زمانہ میں آپ کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کریں۔چنانچہ آنحضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو اور حضرت عباسؓ نے حضرت جعفرؓ کو اپنے اپنے گھروں میں پرورش کے لیے لے لیا اور اس طرح حضرت ابوطالب کا بوجھ بہت حد تک ہلکا ہوگیا۔

حلیہ مبارک

آنحضرت ﷺ کا قد درمیانہ تھا۔ نہ بہت دراز قامت اور نہ کوتاہ، سڈول جسم، نہ فربہ نہ لاغر۔آپ کی ہتھیلیاں نرم اور ملائم تھیں۔سینہ کشادہ، مہتابی خوبصورت چہرہ اور نقش ونگار نکھرے ہوئے، روشن اور باوقار تھے۔ خوشی وغم، رضامندی یا ناراضگی کا اثر آپ کے چہرہ مبارک سے پہچانا جاتا تھا۔حضور ﷺ کی آنکھیں شرمیلی اور پُرحیا تھیں۔رنگ گورا سرخی مائل، نہ بہت سفید اور نہ گندم گوں، سر کے بال سیدھے قدرے خم دار تھے۔ نہ گھنے، نہ گھنگریالے، سیاہ مگر خوشبو استعمال کرنے کی وجہ سے قدرے سرخی مائل تھے۔حضرت اُمِ معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا آنحضور ﷺ کے مقدس چہرۂ تاباں کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہیں:

۞۔ میں نے روشن چہرے والا آدمی دیکھا، خوبرو خوش اخلاق، متوازن پیٹ، سر کے بال بہ تمام وکمال یعنی حسین وجمیل، چمکدار آنکھیں، گھنی پلکیں، آواز رعب دار اور گردن لمبی، گھنی داڑھی، باریک اور پیوستہ ابرو، خاموش پُروقار، گفتگو لولوئے لالہ، دور سے بھی دیکھیں تو خوبصورت بارونق، قریب سے دیکھیں تو اور بھی حسین، شیریں کلام جچے تلے الفاظ، گفتگو گویا موتیوں کی لڑی، یعنی لطافت سے بھری، میانہ قد نہ طویل القامت کہ اچھا نہ لگے، نہ کوتاہ قد کہ معیوب لگے، شگفتہ وتروتازہ شاخ، خوش منظر اور قابل قدر، نہ ترش رُو نہ فضول گو۔''

(دلائل النبوۃ 2-495، الاستیعاب 4-1959، الطبقات الکبریٰ 1-231)

۞۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے اپنے ماموں ھند بن ابی ھالہ سے نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک پوچھا اور وہ نبی ﷺ کا حلیہ خوب بیان کرتے تھے اور میں چاہتا تھا کہ وہ میرے سامنے بھی اُن (خدّ وخال) کا کچھ ذکر کریں جس سے میں چمٹ جاؤں تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بارعب اور وجیہ شکل وصورت کے تھے۔آپؐ کا چہرہ مبارک یوں چمکتا جیسے چودھویں کا چاند۔آپؐ میانہ قد سے کسی قدر دراز اور طویل القامت سے کسی قدر چھوٹے تھے۔سر بڑا تھا، بال خمدار (یا کسی قدر لہردار) اگر مانگ سہولت سے نکل آتی تو نکال لیتے ورنہ نہ نکالتے۔جب بال زیادہ ہوتے تو کانوں کے لَو سے بڑھ جاتے۔ پھول سا رنگ، کشادہ پیشانی، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے، باہم ملے ہوئے نہ تھے ان کے درمیان ایک رگ تھی جو جلال میں نمایاں ہو جاتی، ناک ستواں جس پر نور جھلکتا تھا، سرسری دیکھنے والے کو اُٹھی ہوئی نظر آتی تھی، ریش مبارک گھنی رخسار نرم، دہن کشادہ، دانت ریخدار، آنکھوں کے کوئے باریک، آپ کی گردن خوبصورت اور لمبی صراحی دار جس پر سرخی جھلکتی تھی۔صفائی میں چاندی کی مانند۔اعضاء متوازن تھے۔ بدن کچھ بھاری مگر نہایت موزوں اور مضبوط۔شکم وسینہ ہموار۔چوڑے سینے والے۔دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا۔جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے۔جسم چمکتا ہوا اور بالوں سے خالی، سینہ اور پیٹ بالوں سے صاف سوائے ایک باریک دھاری کے جو سینے سے ناف تک ایک خط کی طرح جاتی تھی۔دونوں بازوؤں اور کندھوں اور سینے کے بالائی حصہ پر بال تھے۔کلائیاں دراز، ہتھیلی چوڑی، ہاتھ اور پاؤں گوشت سے پُر اور نرم، انگلیاں دراز، تلوے قدرے گہرے، قدم نرم اور چکنے کہ پانی ان پر نہ ٹھہرے۔ جب چلتے تو قوت سے قدم اُٹھاتے۔قدرے آگے جھکتے

ہوئے قدم اُٹھاتے، آپؐ فروتنی کے ساتھ چلتے، تیز رفتار تھے جب چلتے تو یوں لگتا جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں جب کسی طرف رُخ فرماتے تو پوری طرح فرماتے۔ نظر جھکائے رکھتے، اوپر آسمان کی طرف نظر کے بجائے آپؐ کی نظر زمین پر زیادہ پڑتی۔ اکثر آپؐ کی نظریں نیم وا ہوتیں۔ اکثر آپ کی نظر (ایک لمحہ میں) ملاحظہ کرلیتی تھی۔ اپنے صحابہؓ (کا خیال رکھنے کے لیے ان) کے پیچھے چلتے۔ ہر ملنے والے کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔

(شمائل النبی ﷺ نور فاؤنڈیشن ربوہ، جون 2010ء، صفحہ 5-7)

۞۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سفید رنگ تھے گویا کہ آپؐ کو چاندی سے بنایا گیا ہے۔ بال قدرے خمدار تھے۔

(شمائل النبی ﷺ۔ ناشر نور فاؤنڈیشن ربوہ، جون 2010ء، صفحہ 8)

۞۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہرے کی بناوٹ میں سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور اخلاق میں بھی سب سے زیادہ اچھے تھے۔ نہ ہی بہت لمبے اور نہ ہی بہت چھوٹے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب صِفَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

حضرت حسان بن ثابتؓ ایک قصیدے میں فرماتے ہیں:

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

یعنی تجھ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی تجھ سے زیادہ خوبصورت بچہ کسی عورت نے جنا ہے۔ آپ ہر عیب ونقص سے پاک بنائے گئے گویا آپؐ اپنی مرضی سے اور جس طرح آپؐ نے چاہا اس عالم میں تشریف لائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

۞۔میں نے نہ کوئی پشم اور نہ ریشم رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا اور نہ کوئی مشک اور عنبر سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی اور خوشبو والی ہو۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم، بَابُ مَا یُذْکَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِیِّ ﷺ وَاِفْطَارِہِ حدیث 1973)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ:

۞۔میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم، چھونے میں نہ کسی باریک ریشمی کپڑے کو پایا اور نہ ہی دیباج (موٹے ریشمی کپڑے) کو اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ اچھی کبھی کوئی خوشبو نہیں سونگھی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب صِفَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔حدیث نمبر 3561)

آنحضور ﷺ کی جوانی اور اخلاق کریمانہ

آنحضور ﷺ نے 25 سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا۔ شادی کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال سے زائد تھی۔ آنحضرت ﷺ کے نکاح میں وہ پچیس برس تک زندہ رہیں۔ شادی سے پہلے عنفوان شباب کا زمانہ آنحضرت ﷺ نے کمال عفت وعصمت اور شرم وحیا سے بسر کیا۔ آپؐ کو دیکھنے والوں کی گواہی موجود ہے کہ آنحضور ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے زیادہ باحیا اور شرمیلے تھے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو اپنے پردے میں ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب المناقب، باب 23: صِفَةُ النَّبِیِّ ﷺ حدیث: 3562)

طبقات ابن سعد میں حضور نبی کریم ﷺ کے اخلاق کریمانہ کے ذکر میں لکھا ہے:

۞۔محمد ﷺ نے جب عالم شباب میں قدم رکھا تو آپؐ انسانیت اور مروّت کے اعتبار سے اپنی قوم میں سب زیادہ ممتاز، اخلاق میں سب سے اعلیٰ، میل جول میں سب سے زیادہ فرحت بخش، ہمسائیگی میں سب زیادہ کریم اور خوشگوار، حلم وتحمل کا پیکر مجسم، گفتگو میں صادق اور راست گو، فحش گوئی اور ایذا رسانی سے کوسوں دور بھاگنے والے، بردباری میں بے مثال، تواضع اور منکسر المزاجی میں باکمال، ہر ایک کے ہمدرد وخیر خواہ، وعدے کے پکے اور انتہا درجے کے امانت دار تھے، گویا کہ اللہ ربّ العزت نے ان کی ذات میں تمام امور صالحہ اور اخلاق فاضلہ مرتکز کردیئے تھے۔ اس بنا پر قوم نے آپؐ کو الأمین کے معزز، بلند اور اعلیٰ لقب سے نوازا۔ (الطبقات لابن سعد 121/1)

جوانی میں ایفائے وعدہ

حضرت عبداللہ بن اَبِی الْحَمْسَا رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ان کی بعثت سے پہلے ایک سودا کیا۔ میرے ذمہ کچھ رقم ادا کرنی رہ گئی تو میں نے کہا۔ آپ اسی جگہ ٹھہریں میں بقیہ رقم لے کے آیا۔ گھر آنے پر میں بھول گیا۔ مجھے تین دن کے بعد یاد آیا۔ پس میں گیا تو کیا دیکھا کہ آپ اسی جگہ کھڑے ہیں۔ مجھے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا۔ اے نوجوان! تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا ہے۔ میں تین دن سے اس جگہ تیرا انتظار کر رہا ہوں۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب، باب فی العدة)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

۞۔’’آنحضرت ﷺ کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے۔ آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤں کی قبولیت کے غرض ہر طرح ہر پہلو میں چمکتے

ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اس کے دل میں بے جا ضد اور عداوت نہ ہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپؐ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہیں۔‘‘

(الحکم قادیان نمبر 13، جلد نمبر 6۔10/اپریل 1902ء صفحہ 5)

عبادت کا شغف

عرب کے بت پرست معاشرے میں توحید ایک عرصہ سے وداع ہو چکی تھی، مرکز توحید بے شمار بتوں سے اٹا پڑا تھا اور شرک اپنی تمام ترنحوستوں کے ساتھ ہر جگہ براجمان تھا۔ بطحا کے باسی اور کعبہ کے پڑوسی شراب و شباب کی محفلوں کو زندگی کی علامت سمجھتے تھے جبکہ اس تاریکی اور گمراہی کے زمانہ میں ایک سعید فطرت نوجوان دنیا کے مشغلوں اور کھیل تماشوں سے بیزار ہو کر اپنے ربّ کی عبادت کے لیے ایک دُور دراز پہاڑی کا رُخ کرتا اور کئی کئی روز وہیں بسر کر دیتا۔ اللہ کا یہ بندہ نہایت سکون، اطمینان اور یکسوئی کے ساتھ اپنے ربّ کی عبادت کرتا اور فریادی بن کر اپنی قوم کی ہدایت کے لیے دعائیں مانگتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

۞ ۔’’رسول کریم ﷺ کی عمر جب تیس سال سے زیادہ ہوئی تو آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی رغبت پہلے سے زیادہ جوش مارنے لگی۔ آخر آپ شہر کے لوگوں کی شرارتوں، بدکاریوں اور خرابیوں سے متنفر ہو کر مکہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر ایک پتھروں سے بنی ہوئی چھوٹی سی غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے لگ گئے۔ حضرت خدیجہؓ چند دن کی غذا آپ کے لئے تیار کر دیتیں۔ آپ وہ لے کر حرا میں چلے جاتے تھے اور اُن دو تین پتھروں کے اندر بیٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت میں رات اور دن مصروف رہتے تھے۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن۔ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ، صفحہ 113)

رحمتِ الٰہی کا نزول

آنحضرت ﷺ زندگی کی چالیس بہاریں دیکھ چکے تو رحمت الٰہی کے نزول کا وقت آ پہنچا۔ چنانچہ روح القدس خدا تعالیٰ کے زندگی بخش پیغام کے ساتھ حرا پر جلوہ نما ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی چمکار دکھلائی اور ایک اولوالعزم مردِ خدا نے اُس بوجھ کو اٹھالیا جسے پہاڑ بھی اٹھانے سے قاصر تھے۔ وہ مردِ مجاہد اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ پیغام توحید پھیلانے کے لیے اپنی قوم کی طرف آیا۔ تب سلیمان نبی کی پیشگوئی من وعن پوری ہو کر آپؐ کی نبوت پر گواہ بن گئی:

’’وہ میرے محبوب کی آواز دیکھ! وہ پہاڑوں پر سے کودتے، ٹیلوں پر سے پھاندتے آتا ہے۔‘‘

(غزل الغزلات باب 2۔ آیت 8)

پس وحی الٰہی کے مصفّا پانی کا اس تواتر سے نزول ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے دل کے نہاں خانے اُس آسمانی نور اور اسرار روحانی سے سیراب ہو گئے اور دنیا کو قرآن کریم کی صورت میں ابدی ہدایت نامہ عطا ہوا۔ یوں آپؐ کے تشریف لانے سے مقصد کائنات پورا ہوا اور روحانیت کے ایک ایسے موسم بہار کا آغاز ہو گیا جو ابد الآباد تک نیک فطرت روحوں کو اپنی تروتازہ تعلیم اور اپنے زندگی بخش پیغام سے سیراب کرتا رہے گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

۞ ۔ رسول اللہ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنایا گیا۔ پھر آپؐ پر مکہ مکرمہ میں تیرہ سال تک وحی آتی رہی، اس کے بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپؐ نے ہجرت کی حالت میں دس سال گزارے، جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔

(صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، بَابُ ھِجْرَۃِ النَّبِیِّ ﷺ وَأَصْحَابِہٖ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ، حدیث نمبر 3902)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَ غَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 11)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

شادی خانہ آبادی کی بابرکت تقریب

مورخہ 5/اگست 2021ء کو مکرم حارث احمد چوہدری صاحب کی شادی خانہ آبادی محترمہ ضحیٰ فہیم صاحبہ کے ساتھ Versailles کنونشن سینٹر مسی ساگا میں عمل میں آئی جہاں عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اور دعوتِ ولیمہ کی عشائیہ تقریب مورخہ 10/اگست 2021ء کو چاندنی بنکوٹ ہال بریمپٹن میں منعقد ہوئی۔ میزبانی کے فرائض مکرم مصباح الہدیٰ چوہدری صاحب نے ادا کیے۔

مکرم حارث احمد چوہدری صاحب مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب چیف ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترمہ جمیلہ ہادی صاحبہ کے صاحبزادے اور مکرم چوہدری فرزند علی صاحب آف دارالرحمت غربی ربوہ کے پوتے اور مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب شہید آف دارالبرکات ربوہ کے پڑنواسے ہیں۔

محترمہ ضحیٰ فہیم صاحبہ، مکرم فہیم نجم صاحب اور محترمہ سمیرہ فہیم صاحبہ آف بریمپٹن کی صاحبزادی اور مکرم ظہور احمد نجم صاحب (مرحوم) آف لاہور کی پوتی اور مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب ڈوگر آف بریمپٹن کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے اس شادی کے بابرکت اور باثمر ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ممبران ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اس خوشی کے موقع پر فریقین کو دعا کے ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن

مکرم محمد زکریا خاں صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ ڈنمارک

مکان کرایہ پر

جب تعمیرات کے آغاز کا مرحلہ آیا تو خاکسار کی رہائش کا بھی معاملہ سامنے آیا۔ چنانچہ مجلس عاملہ میں جب یہ معاملہ رکھا گیا تو اراکین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ چونکہ خاکسار کی اہلیہ اور بچے مالموسویڈن میں رہتے ہیں اور صرف 35-40 منٹ کا راستہ ہے، خاکسار روزانہ رات کو چلا جایا کرے اور صبح آجایا کرے۔ لیکن جب مجلس عاملہ کی اس رائے کو حضور انور کی خدمت میں بغرض رہنمائی و منظوری بھجوایا گیا تو حضور انور نے فرمایا۔ ہرگز نہیں۔ ڈنمارک نہیں چھوڑنا۔

چنانچہ مسجد سے 11 کلومیٹر کے فاصلہ پر کرایہ پر ایک مکان ایک سال کے لئے حاصل کیا گیا۔ خاکسار روزانہ صبح آجاتا اور پھر تعمیراتی کام کا جائزہ اور نگرانی کے ساتھ ساتھ دیگر امور سرانجام دیتا اور بعد نماز عشاء گھر لوٹ جاتا۔

ساؤنڈ سسٹم

مسجد نصرت جہاں، نصرت ہال، لائبریری اور ناصر ہال میں ہماری خواہش تھی کہ کسی کمپنی سے ایسا sound system لگوایا جائے جس کے نتیجہ میں ہم صرف بٹن کو آن یا آف کریں تو سب جگہ آواز جائے اور بغیر شور شرابے اور رخنہ کے آواز جائے۔

اس کام کے لئے خاکسار اور مکرم اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ نے جن کمپنیوں سے رابطہ کیا انہوں نے 12 لاکھ سے 15 لاکھ ڈینش کرونز کا تخمینہ دیا تھا۔ اور یہ ہمارے لئے بہت بڑی رقم تھی اور بہت مہنگا پراجیکٹ تھا۔

اِس دوران ہمیں معلوم ہوا کہ ناروے میں ہمارے ایک احمدی نوجوان محسن باسط صاحب کی Sound system کی ایک کمپنی ہے اور وہ اس میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔

چنانچہ خاکسار نے ان سے رابطہ کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ ہماری مدد کریں۔ چنانچہ وہ آئے اور سارا جائزہ لیا۔ بعض کام انہوں نے بلڈرز کے ذمہ لگائے کہ وہ تعمیرات کے دوران ان کاموں کو مکمل کرلیں باقی کام وہ خود آکر کریں گے۔

چنانچہ مکرم محسن باسط صاحب دس بارہ مرتبہ ناروے سے اپنے خرچ پر آتے رہے اور دن رات کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ تمام تاریں، آلات اور متعلقہ سامان بھی انہوں نے ناروے سے نہایت مناسب قیمت پر خریدا اور یہاں بھجوایا۔ جماعت ڈنمارک ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے۔ آمین! اِس طرح ہمیں ساؤنڈ سسٹم تقریباً 5 لاکھ ڈینش کرونز میں پڑا اور ایک ملین کرونز کی بچت ہوئی۔ الحمدللہ!

خاکسار مکرم اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک کا تہہ دل سے مشکور ہے کہ انہوں نے عاجز کے ساتھ دن رات بڑی بشاشت اور محنت کے ساتھ تعاون کیا اور اس کارِ خیر میں ایک خطیر حصّہ ڈالا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

تعمیرات کا پُرانا رقبہ اور جدید نقشہ و رقبہ

مسجد نصرت جہاں اور اس سے ملحقہ مربی ہاؤس اور تہہ خانہ کا کل تعمیر شدہ رقبہ تقریباً 210 مربع میٹر تھا۔ جب کہ اب تعمیر شدہ رقبہ 537 مربع میٹر ہے۔ اس کے علاوہ Elevator اور اس Area کو شیشہ سے Cover کیا جو تقریباً 30 مربع میٹر بنتا ہے۔

اسی طرح لجنہ ہاؤس جو ایک نہایت درجہ بوسیدہ عمارت تھی، جس کا کل رقبہ 80 مربع میٹر تھا۔ اب اس کی جگہ 560 مربع میٹر کی عمارت تعمیر ہوئی ہے۔ اس میں ایک ہال، کانفرنس روم، اشاعت کا دفتر، دو سٹورز، ایم ٹی اے سٹوڈیو، دفتر برائے مربی صاحب، اور سیکرٹری مال، سیکرٹری وصایا اور انصار اللہ کے دفاتر تعمیر ہوئے ہیں۔ جب کہ اوپر مربی ہاؤس اور ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔

گنبد کی اندرونی حالت زار

مرورِ زمانہ کے ساتھ مسجد نصرت جہاں کے گنبد کی اندرونی چھت بہت خراب ہوچکی تھی اور اس کی تمام تر خوبصورتی زائل ہوچکی تھی۔

چونکہ اس کی مرمت کا کام نہایت درجہ مشکل اور بڑے اخراجات کا تقاضا کرتا تھا اس لئے خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ اگر جرمنی سے مکرم سعید گیسلر صاحب کو یہاں بھجوایا جائے تو وہ یہ کام سرانجام

دیں۔ چنانچہ مکرم سعید گیسلر صاحب یہاں تشریف لائے اور گنبد کا معائنہ کیا اور پھر اس کی مرمت کے لئے منصوبہ بنایا۔ بعد میں وہ اپنی ٹیم کے ہمراہ تین مرتبہ تشریف لائے اور اِس کی مرمت کا کام شروع کیا۔

خاکسار نے ان سے درخواست کی کہ گنبد کے گرد ایک فریم بھی تیار کردیں جس پر آیات قرآنیہ لکھوائی جاسکیں اِس سارے کام اور مرمت کے لئے مکرم سعید گیسلر صاحب اپنے ہمراہ ضروری سامان اور آلات بھی جرمنی سے لاتے رہے اور تین مرتبہ کئی دن قیام کرتے رہے اور دن رات نہایت بشاشت اور محنت اور فدائیت کے جذبہ سے کام کرتے رہے۔ آپ کی ٹیم میں درج ذیل احباب شامل تھے۔ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب

Mr. Mustafa Bauch (Plaster work)

Mr. Abdul Majeed (Electric work)

Mr. Mirza Muhammad Naeem

اللہ تعالیٰ ان سب کو غیر معمولی اجر سے نوازے اور ان کے گھروں کو اپنے نور سے روشن اور منوّر رکھے آمین۔

گنبد کی اندرونی چھت کی مرمت کا کام مکمل ہوا اور آیات قرآنیہ تحریر کرنے کے لئے فریم بھی مکمل ہوگیا تو خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں چند آیات بھجوائیں کہ ان میں سے کون کون سی آیات تحریر کی جائیں۔ حضور انور نے فرمایا۔ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب ہی تحریر کریں۔

جرمنی میں ہمارے مکرم نوید اقبال صاحب ایسے دوست ہیں جو خطاطی میں ماہر ہیں چنانچہ اُن سے درخواست کی کہ وہ کسی وقت جرمنی سے ڈنمارک آئیں اور مسجد نصرت جہاں کی اندرونی چھت پر آیت تحریر کریں۔ چنانچہ میں تہہ دل سے ان کا ممنون ہوں کہ وہ آئے اور نہایت خوبصورتی سے آیت کو تحریر کیا۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ

حضور انور کی اجازت سے مسجد میں ایک خوبصورت فانوس بھی لگایا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد نصرت جہاں کا اندرونی حصہ نہایت دلکش اور خوبصورت شکل میں مکمل ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی کروں کہ خاکسار نے موجودہ نصرت ہال اور اوپر لائبریری کے لئے 4 میٹر اور آگے تک تعمیر کی اجازت مانگی تھی مگر کمیون نے اس کی اجازت نہ دی اور اِس طرح کوئی 96 مربع میٹر تعمیر نہ ہوسکا۔ وگرنہ نصرت ہال کا رقبہ جو اس وقت 144 مربع میٹر، (کوریڈور کے علاوہ) کی جگہ 192 مربع میٹر ہوتا۔ اور لائبریری کا کل رقبہ 48 مربع میٹر کی بجائے 96 مربع میٹر ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب بھی بہت کھلی اور وسیع جگہ دستیاب ہے۔ الحمدللہ!

احباب جانتے ہیں کہ مسجد نصرت جہاں کا ایک ستون مرکزی دروازہ کے آگے تھا جس کی وجہ سے سر ٹکرانے کا خدشہ رہتا اور جھک کر اندر جانا پڑتا تھا۔ چنانچہ خاکسار نے تعمیراتی کمپنی سے معاہدہ میں یہ کام بھی رکھوالیا کہ موجودہ دروازہ کی جگہ تبدیل کر کے تھوڑا آگے بنا دیا جائے تا کہ ستون راستہ میں حائل نہ ہو۔ چنانچہ مرکزی دروازے کی جگہ تبدیل کردی گئی اور اِس طرح اب مرکزی دروازہ ستون سے کچھ فاصلہ پر تعمیر کیا گیا ہے۔ اور اس کے سامنے ایک لابی بھی تعمیر کی گئی جس سے خوبصورتی اور کشادگی میں اضافہ ہوا بلکہ دروازہ کھلا اور وسیع ہوگیا۔

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کی پرانی تصاویر

مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک کی جدید تصاویر

نماز کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نماز کیا چیز ہے؟ نماز دراصل رب العزۃ سے دعا ہے۔ جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا، اُس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اُس وقت سے اُس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد2، صفحہ615، ایڈیشن 1988ء)

شعبہ تربیت احمدیہ کینیڈا

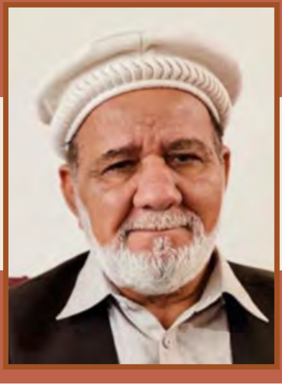

مکرم ضیاء الدین ظفؔر صاحب کا مختصر ذکرِ خیر

مکرم عبدالکریم قدسیؔ صاحب امریکہ

خاکسار کے برادرِ نسبتی مکرم ضیا الدین ظفؔر صاحب (چونڈہ فرنیچر ہاؤس والے) چک چھٹہ ضلع حافظ آباد 6جون2021ء بروز اتوار صبح پھیپھڑوں کے عارضے کے سبب 67سال کی عمر میں خالقِ حقیقی سے جاملے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔چک چھٹہ، حافظ آباد میں مکرم مولانا عبدالکریم قمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔اور ربوہ میں مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالدؔ صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

آپ بہت ملنسار، ہنس مکھ اور ہر ایک کا خیال رکھنے والے تھے۔خاکسار نے جماعتی خدمات کے لیے آپ کی حاضر باشی دیکھی ہے۔لمبے عرصہ سے مجلس، ضلع اور علاقہ کی سطح پر خدمت کا موقع مل رہا تھا۔ہر میٹنگ پر بروقت اور پورے اہتمام کے ساتھ پہنچتے۔جماعتی میٹنگ میں جانے کے لیے کوئی ذاتی کام روک نہیں بنتا تھا حتی کہ اپنی صحت کا بھی خیال نہیں رکھتے تھے۔وفات سے دو تین روز قبل بھی علاقے کی میٹنگ میں حاضر تھے۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت مستری نظام الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف چانگریاں ضلع سیالکوٹ کے ذریعہ آئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔انہوں نے 1905ء میں تحریراً اور 1906ء میں دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔(رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام،صفحہ 247)

مرحوم کے نانا حضرت قریشی جان محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔اسی طرح آپ کے چچا مکرم مستری حاجی منظور حسین صاحب درویش قادیان تھے۔

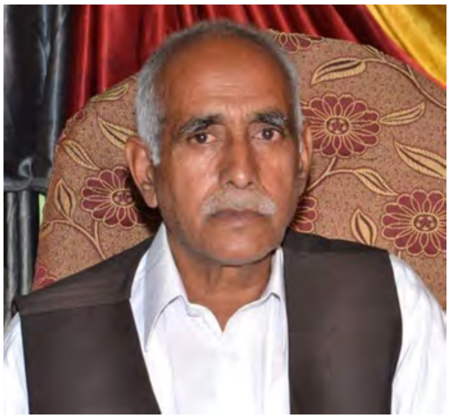

آپ کا خاندان 1965ء میں جنگ کی وجہ سے چانگریاں ضلع سیالکوٹ سے ہجرت کر کے چک چھٹہ ضلع حافظ آباد آ گیا۔مرحوم اس وقت آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے۔ہجرت کے بعد تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور اپنے والد محترم کے ہمراہ لکڑی کے کاروبار سے منسلک ہو گئے۔اوران کا کاروبار چونڈہ فرنیچر ہاؤس ان کے خاندان کی پہچان بن گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر 29دسمبر1973ء کو آپ کا نکاح محترمہ عصمت ریحانہ بنت بشیر احمد صاحب سے پڑھایا۔نکاح کے وقت آپ کی عمر 21سال تھی۔(آپ کی اہلیہ کے دادا حضرت علی احمد قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نانا حضرت نورالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اصحابِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فہرست میں شامل تھے۔)

مرحوم کو گزشتہ دس سال سے ذیابیطس کا مرض لاحق تھا۔دو ماہ قبل کووڈ۔19 کا شکار ہوئے،اس کے بعد ٹیسٹ تو (Negative) نیگیٹو آ گیا لیکن پھیپھڑے بری طرح متاثر ہو گئے۔4جون2021ء کو بعد نمازِ عشا سینے میں شدید تکلیف محسوس ہوئی تو فوری ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا۔ٹیسٹ رپورٹس آنے پر ڈاکٹر نے بتایا کہ پھیپھڑے تو پہلے ہی خراب تھے اب ساتھ دل کا حملہ بھی ہوا ہے۔ابتدائی طبی امداد اور ہومیو ادویات سے بہتری محسوس ہونے پر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لے جانے پر اصرار کیا۔6جون کی صبح طاہر ہارٹ لے جانے کے لیے ایمبولینس میں بٹھا ہی رہے تھے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم آ گیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن

مرحوم کے آخری الفاظ یہ تھے اے اللہ! مجھے معاف فرما! میرے گناہ بخش دے! تو بڑا غفور و رحیم ہے۔

آپ کی جماعتی خدمات کا عرصہ کافی طویل ہے۔خدام الاحمدیہ کی سطح سے ہی آپ ضلعی اور مجالس کی سطح پر مختلف خدمات بجالاتے رہے۔مرکزی وفود کی آمد پر ان کے ہمراہ ضلع بھر کا دورہ کرنا اور جماعت کی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ضرورت پڑنے پر موٹر سائیکل پر پورے ضلع کا دورہ بھی کرتے تھے۔

1994ء میں مجلس انصار اللہ میں جانے کے بعد مجلس، ضلع اور علاقہ کی سطح پر آپ کو مختلف شعبہ جات میں خدمات کی توفیق ملی۔1995ء تا1997ء دو سال بطور

ناظم انصاراللہ ضلع حافظ آباد خدمت کا موقع ملا۔اس کے بعد وفات تک مختلف شعبہ جات میں خدمت بجا لاتے رہے۔وفات کے وقت آپ ناظم وقفِ جدید علاقہ گوجرانوالہ، نائب ناظم اعلیٰ انصار اللہ حافظ آباد اور ناظم مال انصاراللہ ضلع حافظ آباد تھے۔

اس کے علاوہ جماعتی سطح پر بھی ایک لمبا عرصہ سے خدمات بجا لارہے تھے۔ بوقتِ وفات سیکرٹری تحریک جدید چک چٹھہ ضلع حافظ آباد خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔

حالات کی خرابی کے بعد نمازوں کے اوقات میں مسجد میں ڈیوٹی دینے کی ہدایت ملنے پر سب سے پہلے ڈیوٹی کے لیے اپنے آپ کو پیش کیا اور نمازوں کے اوقات میں مسجد کے بیرونی دروازے پر چاق وچوبند ڈیوٹی دینے کے لیے بروقت موجود ہوتے۔ شہادت کے حصول کے لیے آپ کے دل میں بہت تمنا تھی۔

پسماندگان میں آپ نے اہلیہ محترمہ عصمت ریحانہ صاحبہ، تین بیٹے مکرم حفیظ احمد صاحب حافظ آباد، مکرم فخر احمد صاحب ٹڈغاسکر، مکرم مبشر احمد صاحب معلم وقفِ جدید قصور، اور چار بیٹیاں محترمہ رفعت اظہر صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر احمد صاحب ٹڈغاسکر، محترمہ نگہت لقمان صاحبہ اہلیہ مکرم لقمان احمد صاحب ٹڈغاسکر، محترمہ ثروت عامر صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عامر سہیل اختر صاحب مربی سلسلہ ربوہ اور محترمہ فرح رزاق صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرزاق منوّر صاحب ریگسڈ یل یادگار چھوڑی ہیں۔

ان کے علاوہ مرحوم کے دو بھائی مکرم افتخار الدین قمر صاحب حافظ آباد، اور مکرم نور الدین منوّر صاحب حافظ آباد اور دو بہنیں، خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ کریم صاحبہ امریکہ، محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدا لسلام منوّر صاحب ریگسڈ یل کینیڈا سوگوار ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

کر کے اداس شام وسحر چھوڑ کر گیا

بہت ہی پیارے بھائی مکرم ضیاء الدین ظفر آف چونڈہ فرنیچر ہاؤس چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کی وفات پر (5 جون 2021ء)

کر کے اداس شام و سحر چھوڑ کر گیا
گھر جس کے دم سے گھر تھا وہ گھر چھوڑ کر گیا

دادا صحابی جس کا تھا، دادی صحابیہ
وہ مومنانہ خوں کا اثر چھوڑ کر گیا

بہنوں کی اپنی جان سے پیارا تھا وہ وجود
بھائیوں کو سوگوار ظفر چھوڑ کر گیا

رکھے چھپا چھپا کے سبھی زندگی کے غم
وہ مسکراتے شام و سحر چھوڑ کر گیا

تھا سلسلے سے اور خلافت سے خاص عشق
خدمت کا ایک جاری سفر چھوڑ کر گیا

سایہ فگن رہیں گے کڑی دھوپ میں ضرور
جو وقف زندگی کے شجر چھوڑ کر گیا

اے رب ذوالجلال! وہ تیرے سپرد ہیں
جو بیٹیاں جو لختِ جگر چھوڑ کر گیا

عصمت، حفیظ، فخر و مبشر چھوڑ کر گیا
بشریٰ ، جمیلہ ، نور و قمر چھوڑ کر گیا

رفعت ونگہت ، ثروت وقدسی ، فرح ، سلام
غمگین سب کے قلب و نظر چھوڑ کر گیا

(مکرم عبدالکریم قدسی صاحب)

چندہ تحریکِ جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ تحریکِ جدید کا مالی سال 31 اکتوبر 2021ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومبر کے شروع میں تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہیں۔

☆ احباب جماعت سے درخواست ہے اگر کسی نے ابھی تک اپنے وعدہ جات کے مطابق تحریکِ جدید کا چندہ ادا نہیں کیا وہ جلد از جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

☆ ایسے احباب جماعت سے بھی درخواست ہے جو ابھی تک اس بابرکت الٰہی تحریک میں شامل نہیں ہو سکے وہ اس میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی برکات وفیوض کے وارث بنیں۔ رقم خواہ معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ آپ کو حصہ ضرور لینا چاہئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے اور آپ کی مالی قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمالے۔ آمین!

میاں رضوان مسعود
سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ کینیڈا

موت سے محفوظ ہو جاتا ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

☆ اگر کوئی اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا ہے اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نبا ہے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 6 مئی 1937ء)

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لیے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

دعائے مغفرت

☆ مکرم ڈاکٹر عبدالشکور غنی صاحب

7؍اگست 2021ء کو مکرم ڈاکٹر عبدالشکور غنی صاحب ہملٹن جماعت 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن. 14؍اگست 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسّی ساگا میں ایک بجے کے قریب مکرم آصف مجاہد خاں صاحب مربی سلسلہ مسّی ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اور پونے دو بجے بریمپٹن میموریل قبرستان گارڈن میں تدفین ہوئی اور اس کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب صدر جماعت ہملٹن نے دعا کرائی۔

مرحوم جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں تھے۔ نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، منکسر المزاج، عاجز، طبیعت میں رکھ رکھاؤ اور وضعداری تھی۔ غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔

آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ڈاکٹر سعیدہ شکور غنی صاحبہ اور دو بیٹے مکرم ناصر غنی صاحب، مکرم نور غنی صاحب اور ایک بیٹی محترمہ منصورہ غنی صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالحمید غنی صاحب کیلگری کے چچا تھے۔

☆ محترمہ شکوراں بی بی صاحبہ

10؍اگست 2021ء کو محترمہ شکوراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب وِنڈسر جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 12؍اگست 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسّی ساگا میں سوا پانچ بجے مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 13؍اگست کو گیارہ بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور اس کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، ہمدرد اور دعا گو خاتون تھیں۔ آپ مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب شہید تخت ہزارہ کی والدہ تھیں۔ آپ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں آپ نے شوہر مکرم عبدالکریم صاحب، پوتے مکرم حافظ معروف احمد صاحب ونڈسر، ایک بھائی مکرم محمد رمضان صاحب تخت ہزارہ اور ایک بہن محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ امۃ العزیز صاحبہ

20؍اگست 2021ء کو محترمہ امۃ العزیز صاحبہ آف بفلو امریکہ جماعت 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن. 25؍اگست 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسّی ساگا میں ساڑھے بارہ بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ڈیڑھ بجے بریمپٹن میموریل قبرستان گارڈن میں تدفین ہوئی اور اس کے بعد مرحومہ کے صاحبزادے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خاں صاحب بفلو امریکہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت مخلص، نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، منکسر المزاج، غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خاں صاحب بفلو امریکہ، مکرم اختر سعید خاں صاحب پاکستان، تین بیٹیاں محترمہ نعیمہ خاں صاحبہ، محترمہ ثمینہ داؤد صاحبہ سکاربرو، محترمہ نفیسہ عابدہ صاحبہ امریکہ، دو بھائی مکرم عبداللطیف صاحب امریکہ، مکرم عبدالجمیل صاحب پاکستان، تین بہنیں محترمہ ناصرہ نسیم صاحبہ میپل، محترمہ راشدہ شیخ صاحبہ امریکہ اور محترمہ طاہرہ خاں صاحبہ یو کے یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ فرحت وڑائچ صاحبہ

3؍ستمبر 2021ء کو محترمہ فرحت وڑائچ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالقدوس وڑائچ صاحب مینیجر نور نگر فارم سندھ واقفِ زندگی، احمدیہ ابوڈ آف پیس جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن.

10 اگست 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسّی ساگا میں ایک بجے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کی نعش ربوہ لے جائی گئی اور وہاں بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت مخلص، نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، حد درجہ خلیق، ملنسار، مہمان نواز، نفیس الطبع، غریب پرور، ہمدرد و خیر خواہ، سلیقہ شعار تھیں۔ طبیعت میں رکھ رکھاؤ اور رواداری تھی۔ صلہ رحمی کرنے والی، متوکل علی اللہ اور دعا گو بزرگ خاتون

تھیں۔ بہت جلد بیوہ ہوگئی تھیں اور نہایت صبر و استقامت اور ہمت کے ساتھ تمام بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام بچے نیک اور سعادت مند ہیں اور انہیں اپنی والدہ محترمہ کی تادم آخر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔

مرحومہ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ صدق ووفا کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا و نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا، مکرم عبدالسمیع صاحب ونڈسر، مکرم عبدالماجد وڑائچ صاحب، مکرم عبدالمجید وڑائچ صاحب ریگسڈیل، مکرم حافظ عبدالعزیز وڑائچ صاحب ڈرہم، دو بیٹیاں محترمہ منصورہ نصیر صاحبہ ربوہ، محترمہ سارہ چیمہ صاحبہ پیس ویلج، ایک بھائی مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب یوکے اور دو بہنیں محترمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ امریکہ اور محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ آشواہ یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام پسماندگان اور اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو ان نیکیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین!

☆ مکرم عبدالحمید خاں صاحب

6 رستمبر 2021ء کو مکرم عبدالحمید خاں صاحب پیس ویلج جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّـآ اِلَیْـهِ رَاجِعُوْن. 8 رستمبر 2021ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ایک بجے مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ مپیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور دو بجے بریمپٹن میموریل قبرستان گارڈن میں تدفین ہوئی اور اس کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، غریب پرور، ہمدرد و خیرخواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ بشریٰ خاں صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم منور احمد صاحب وان، مکرم عبدالوحید خاں صاحب، مکرم سعود احمد خاں صاحب، ایک بیٹی محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ ابوڈ آف پیس اور بہو محترمہ امۃ المنان احمد صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب وان یادگار چھوڑی ہیں۔

یاد رہے کہ حکومت کینیڈا کے جملہ قواعد وضوابط اور سماجی فاصلے کی شرائط کو برقرار رکھتے ہوئے نماز ہائے جنازہ اور قبرستان میں تدفین کے مواقع پر صرف چند اعزہ و اقارب نے ہی شرکت کی۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!

تحریکِ جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو اور تحریکِ جدید کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو تا دنیا میں اشاعتِ اسلام ہو سکے۔“

(خطبات محمودؓ۔ جلد 34، صفحہ 327)

جبیں پہ تمغہ شہادت کا ہے سجا کے گیا

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

کیا جو عہد تھا اس نے اسے نبھا کے گیا
ستارے کی طرح ابھرا تھا جگمگا کے گیا

وہ طالع مند تھا یہ اس کی طالع مندی ہے
جبیں پہ تمغہ شہادت کا ہے سجا کے گیا

کھلیں گے روز وہاں پر وفا سرشت گلاب
جہاں جہاں بھی وہ اپنا لہو بہا کے گیا

حیات وقف تھی ابلاغِ دینِ حق کے لیے
اسی کی دھن میں لگن میں وہ جاں لٹا کے گیا

نجیب ایسا کہ ہر سانس میں مہکتی تھی
نجابت اس کے اب وجد کی جو دکھا کے گیا

وہ تیز پا تھا کہ منزل پہ جلد جا پہنچا
ہر ایک نقشِ قدم پر دیے جلا کے گیا

شگفتہ پھول کی مانند طالع تھا ہر پل
ہوا جو نذرِ خزاں سب کو ہے رُلا کے گیا

شہید بھی ہے دعائیں ہیں ساتھ مرشد کی
مجھے یقیں ہے وہ جنت میں سر اٹھا کے گیا

تمھیں کس کی آواز بلا رہی ہے؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”تم جانتے ہو کہ تمھیں کس کی آواز بلا رہی ہے؟ میری نہیں، کسی اور انسان کی نہیں، کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمھیں پیدا کرنے والا رب تمھیں اپنے دین کی قربانی کے لئے بلاتا ہے۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 5 فروری 1946ء)